وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

تفسیر پارہ (۳۰)

عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ

مفسّر

مولانا مولوی عبدالرحیم

فہرست مضامین

۱۔ تمہید ۷
۲۔ موضوع قرآن ۷
۳۔ انسان کے امور طبعی و فطری ۷
۴۔ ظاہر انسان ۷
۵۔ باطن انسان ۷
۶۔ بدن انسان کی حقیقت ۸
۷۔ جسم انسان کے مختلف مراحل ۸
۸۔ روحانی حالت ۸
۹۔ حقیقت رُوح ۸
۱۰۔ انسان کی حقیقت و اصلیت ۸
۱۱۔ انسان کے روحانی مراتب کی تقسیم ۸
۱۲۔ انسان کی غرض پیدائش معرفت حق ہے ۹
۱۳۔ تعریف تقویٰ ۹
۱۴۔ فلاح و نجات کی حقیقت ۹
۱۵۔ ہلاکت کی حقیقت ۹
۱۶۔ غرض قرآن ۱۰
۱۷۔ صراطِ مستقیم۔ قرآن کی حقیقت یا غرض و غایت ۱۰
۱۸۔ شریعت ۱۰
۱۹۔ جنت ۱۰
۲۰۔ دوزخ ۱۰

۲۱ - قیامت ۱۰

۲۲ - پیغمبر یا نبی ۱۰

۲۳ - ملائکہ کی حقیقت ۱۱

۲۴ - تقدیر کی حقیقت ۱۱

۲۵ - مُسلمان کی حقیقت ۱۱

۲۶ - کافر کی حقیقت ۱۱

۲۷ - سورۃ نبا (۱) ۱۴

۲۸ - اثباتِ قیامت

۲۹ - سورۃ النّٰزعٰت (۲) ۲۰

۳۰ - انسان مسئول و ذمہ دار ہے

۳۱ - سورۃ عبس (۳) ۲۶

۳۲ سب انسان بحیثیت انسان برابر ہیں

۳۳ - سورۃ التکویر (۴) ۳۲

۳۴ - عالمگیر قانونِ اخلاق کا مرکز سورۃ انفطار (۵) ۳۶

۳۵ سورۃ التطفیف (۶) ۴۰

۳۶ - قیامت کا ثبوت تاجروں کی زبان میں

۳۷ - سورۃ انشقاق (۷) ۴۴

۳۸ - اختتام دنیا پر عروج انسانی ہوگا

۳۹ - سورۃ البروج (۸) ۴۸

۴۰ - انسانی ظلم سے ثبوت قیامت

۴۱ - سورۃ الطارق (۹) ۵۲

۴۲ - انسان فنا ہونے کے بعد ضرور زندہ ہوگا

۴۳ - قیامت کے مضامین کا اختتام

۴۴	انسانیت پر بحث اقرأ سے لے کر نو سورتوں تک	
۴۵-	سورۃ اعلیٰ (۱۰)	۵۴
۴۶	انسان کے علوم کا منبع قرآن ہے	
۴۷-	سورۃ غاشیہ (۱۱)	۵۸
۴۸	مبلغ قرآن کو تبلیغ کا طریقہ بتانا	
۴۹-	سورۃ الفجر (۱۲)	۶۲
۵۰	انسان کی عزت حسنِ اخلاق سے ہے	
۵۱	سورۃ البلد (۱۳)	۶۶
۵۲	انسان کی خوشی مسلسل جدوجہد میں ہے	
۵۳-	سورۃ الشمس (۱۴)	۷۰
۵۴	- سفلی اخلاق سے پاکیزگی انسان کی کامیابی ہے	
۵۵-	سورۃ واللیل (۱۵)	۷۲
۵۶-	اعمال کی قبولیت مرکز کے تعلق سے ہوتی ہے۔	
۵۷	سورۃ والضحیٰ (۱۶)	۷۶
۵۸-	انسان کی حقیقی ترقی نہیں رُکتی	
۵۹-	سورۃ الم نشرح (۱۷)	۸۰
۶۰	- مومن کی روحانی اور باطنی قوتوں کی ترقی کا ذکر	
۶۱	سورۃ التین (۱۸)	۸۲
۶۲	انسان کی صلاحیت اختیاری عمل پر ہے	
۶۳-	سورۃ العلق (۱۹)	۸۶
۶۴	- قبولیت وحی کے لحاظ سے انسان کی دو قسمیں	
۶۵	- سورۃ القدر (۲۰)	۹۰
۶۶	- حقانیت قرآن	

۶۷۔ سورۃ البیّنۃ (۲۱) ۹۴

۶۸۔ دُنیا کی اصلاح قرآنی عملی انسان سے ہوسکتی ہے

۶۹۔ سورۃ الزلزال (۲۲) ۹۸

۷۰۔ جزائے اعمال لازمی ہے

۷۱۔ سورۃ العٰدیٰت (۲۳) ۱۰۰

۷۲۔ مختلف نظریات اور انسان کی ناشکری

۷۳۔ سورۃ القارعہ (۲۴) ۱۰۲

۷۴۔ قیامت کا نقشہ

۷۵۔ سورۃ التکاثر (۲۵) ۱۰۴

۷۶ خواہش دولت مقصد سے غفلت کا سبب ہے

۷۷۔ سورۃ والعصر (۲۶) ۱۰۶

۷۸۔ افراد و اقوام کی ترقی کے اصول

۷۹۔ سورۃ الھمزۃ (۲۷) ۱۰۸

(۸۰) زر پرست کا انجام

۸۱ سورۃ الفیل (۲۸) ۱۱۰

۸۲۔ مادہ پرست انسان اور حق

۸۳۔ سورۃ قریش (۲۹) ۱۱۲

۸۴۔ مذہب پیشہ افراد کے فرائض

۸۵۔ سورۃ ماعون (۳۰) ۱۱۴

۸۶۔ مذہب کے رنگ میں دُنیا پرست کی نشانی

۸۷۔ سورۃ الکوثر (۳۱) ۱۱۶

۸۸۔ تباہی دُشمن

۸۹ سورۃ الکافرون (۳۲) ۱۱۸

۹۰۔ مؤمن اور کافر متحد نہیں ہو سکتے	۱۱۸
۹۱۔ سورۃ النصر (۳۳)	۱۲۰
(۹۲) پیغمبری کے کام کے غلبے کا اعلان	
۹۳۔ سورۃ لہب (۳۴)	۱۲۲
۹۴۔ نظام باطل کی شکست کا اعلان	
۹۵۔ سورۃ اخلاص (۳۵)	۱۲۴
۹۶۔ توحید باری تعالیٰ	
۹۷۔ سورۃ الفلق (۳۶)	۱۲۶
والناس (۳۷)	〃
۹۸۔ قرآن و توحید کی پناہ اور ہر قسم مضرات سے حفاظت	
۹۹۔ تبصرہ۔ حبیب الرحمٰن مفسر تفسیر حبیبی و تشریح بخاری پشتو	۱۳۱
دارالتصنیف روستم۔ ضلع مردان	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ - اما بعد

تمہید قرآن مجید

موضوع قرآن انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی بحیثیت نظریہ و اعمال و اقوال و اخلاق روح و مبداء و معاد موضوع قرآن ہے۔

لہٰذا فہم قرآن کے لیئے ہمیں پہلے ضروری ہے کہ کم از کم انسان کی حقیقت کا اجمالی نقشہ معلوم ہو تاکہ قرآن شریف انسان کی جس حالت کی تشریح بیان کر رہا ہے وہ ہم سمجھ سکیں کہ فلاں اجمالی حالت کی تفصیل و احکام بیان ہو رہے ہیں جیسا کہ علم طب کا موضوع جسم انسان بحیثیت صحت و مرض و حالت درمیانہ ہے تو جب تک انسان کے جسم کے اجزاء عنصری و قویٰ طبعی وغیرہ معلوم نہ ہوں اس وقت تک علم طب جس میں انسان کے بدن کی بحث ہوتی ہے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چنانچہ اس شباہت میں اَلعِلمَین کی طرف حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے (اَلعِلمُ عِلمَانِ عِلمُ الادیان وعلم الاَبدَان) علم دو قسم کا ہے علم دینی و علم بدنی۔

انسان کی امور طبعی و فطری ظاہر انسان - باطن انسان اب ہم انسان کے امور طبعی و فطری مختصراً عرض کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے وجود پر توجہ کریں تو اوّل نظر میں بلا کسی تحقیق و تدقیق کے دو چیزیں نظر آئیں گی۔ ایک ظاہری جسم و ڈھانچہ گوشت پوست وغیرہ۔ دوسری اس کے اندر ایک طاقت روح یعنی ایک غیر مرئی چیز جس سے ہمارا بدن قیام و بقا نقل و حرکت کرتا ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کریں گے کہ ہمارے وجود کے دو حصے ہیں۔ ظاہر و باطن۔ جسم[1] روح[2]۔ تو انسانی خلقت دو قسم پر منقسم ہے ایک جسمانی خلقت دوسری روحانی خلقت۔

بدن انسان کی حقیقت :- جسمانی ساخت ابتداءً مٹی سے ہے پھر سلسلہ تناسل نطفہ سے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمْ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا (سورۃ حج رکوع ۱)

جسم انسانی کی مختلف مراحل

اور روحانی خلقت کی طرف یہ اشارہ ہے۔ کہ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً

روحانی حالت

حقیقت روح - یعنی روحانی حقیقت ایک امر ربی ہے جس کی بابت عام لوگوں کو بہت کم علم دیا گیا ہے کیونکہ روح مادی الاصل نہیں ہے اس لیئے مادی قویٰ سے اس کا ادراک نہیں ہو سکتا اس کے لیئے روحانی قوتیں درکار ہیں۔ تب جا کر اس کا پورا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور یہی روحانی حقیقت انسان کی اصلیت ہے اور عالم ارواح سے بالا مقام جبروت لاہوت ہے جو کہ حقیقی انسان کا مقام و وطن ہے اقبال نے اس مقام کی بابت کہا ہے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

انسان کی حقیقت و اصلیت

اور جیسا کہ جسمی صورت میں مختلف مراتب ہیں مٹی۔ نطفہ۔ علقہ مضغہ مصور غیر مصور۔ بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ اسی طرح روحانی حالات بھی کئی ایک ہیں۔ صورت مثالی روحانی جبروتی لاہوتی۔ جیسا کہ عارف رومی اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں۔

انسان کی روحانی مراتب کی تعداد

بشنو از نے چوں حکایت میکند — قصۂ ہجراں روایت میکند
کز وجود مطلقم چوں کندہ اند — من بگریہ مردمان در خندہ اند
حال زارِ من نداند ہر کسے — ہستم اندر آتش غم چوں خسے
چونکہ زقوس احدیت منزل شدم — خود بخم و احدیت حل شدم
منزل لاہوت را کردم عبور — کردم از جبروت اسمی ہم مرور
رفتہ رفتہ عالم ملکوت شد — عالم روحانی منصوت شد
بعدہٗ در عالم ملک و شہود — گشت ظاہر جملہ اطوار وجود
منتہائش عالم ناسوت گشت — زیں منزلہا دلم مبہوت گشت

انسان کی غرض پیدائش یعنی معرفت حق

اب جبکہ بہ اجمال انسان کی ظاہری اور باطنی حقیقت معلوم ہو گئی تو پھر سمجھ لینا چاہیئے کہ انسان کا اصلی وطن رہی عالمِ بالا یا عالم باطن ہے وہاں سے مسافر ہو کر منزل بمنزل موجودہ وجود کو پہنچا ہے۔ مقصد اس سفر سے معرفتِ خداوندی تھی اور اس کے رنگ میں مزید رنگنا تھا۔

وما خلقت الجن والانس الّا لیعبدون۔ اِنی جاعل فی الارض خلیفۃ

تعریف تقویٰ

جیسے کہ دانہ زمین میں مل کر اس میں فنا ہو کر پھر از سرِ نو نشو و نما پا کر اپنی ہستی کو اور بڑھاتا ہے۔ اس طرح انسان مراتب نزول و عروج میں اپنے قلبی تعلق کو کسی چیز کے ساتھ مستقل نہ رکھے بلکہ ایک راہرو مسافر کی طرح ہر منزل و مقام سے مناسب وقت استفادہ کر کے آگے بڑھے اور اپنے منزل مقصود پر پہنچے اسی کی طرف اشارہ ہے

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

فلاح و نجات کی حقیقت ہلاکت کی حقیقت

چونکہ عالم بالا انسان کا مرکز و مبداء و وطن ہے۔ اس لئے اگر اس نے اپنے دامن دل کو ان تمام منازل کے تعلقات کے کانٹوں سے بچا کر صحیح و سالم اپنے وطن و مرکز پر واپس پہنچا یا تو یہی انسانی فلاح و نجات کی حقیقت ہے۔ اور اگر ان منازل مذکورہ میں سے کسی منزل پر رُک گیا اور اس جگہ کے تعلقات کو دامن دل پر جگہ دی تو تباہی و بربادی ہے۔ پہلی صورت کا نام تقویٰ اور دوسری صورت کا نام خسران ہے خسران لغت میں نقصان اور ہلاکت کو کہتے ہیں۔

غرض قرآن اب منزل کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت نے ایک ہدایت نامہ انسان کو دیا ہے تاکہ اُس پر عمل کرتے ہوئے تمام منازل کو کامیابی سے طے کرکے پھر اپنے عروجِ اصلی پر پہنچے۔ اس کے متعلق مولوی معنوی فرماتے ہیں ؎

کے بود یارب کہ معراجم شود — رُوح سوئے قوس احدیت رود
ہر تنزل را عروج لازم است — قطرہ سوئے بحرِ اخضر عازم است

صراطِ مستقیم یا قرآن کی صفت یا غرض و غایت وہ ہدایت نامہ مختلف زبانوں میں حسب وقت وحالت انسان کو دیا گیا ہے جس کا آخری مستقل اور دائمی ایڈیشن قرآن شریف ہے۔ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ انسان کی ترقی اور عروج یہ ہے کہ خدا کے رنگ میں انسان رنگ جائے۔ صبغۃ اللہ بن جائے۔ حدیث شریف ہے تخلّقوا باخلاقِ اللہ پر عامل ہو۔ اور یہ تب ہوگا کہ انسان میں خدا کی دیگر صفات کے علاوہ ایک صفت مرید یعنی بااختیار ہونا بھی موجود ہو۔

شریعت جب یہ اپنے ارادے سے اپنی ترقی کے منازل طے کرے تو اس کو سابقہ حالت سے کئی گنا عروج ہوگا۔ لہٰذا انسان کا اسی ہدایت نامہ خداوندی پر عمل کرنا شریعت، طریقت اور عملِ صالح ہے۔

جنت جب خوشی سے اسی پر عامل ہو جائے تو آخری منزل کا نام جنّت ہے۔

دوزخ اور اپنی مرضی و اختیار سے جب اس ہدایت نامہ پر عمل نہ کرے۔ اس سے انکار کرے تو اس رفتار کی آخری منزل دوزخ ہے۔

قیامت جس دن اس تمام منازلِ سفر کے نتائج اجتماعی نازل ہوں گے۔ اسی وقت کا نام قیامت یا ساعت و یوم آخرت ہے۔

پیغمبر یا نبی اور جس کامل انسان پر یہ ہدایت نامہ دیگر انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہو جائے اس کا نام پیغمبر یا نبی ہے۔ ان میں آخری کامل اور اکمل انسان محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ؎

ملائکہ کی حقیقت خدا اور اس کامل بندے کے درمیان اس ہدایت نامہ کی تکمیل میں جو بعض نفوسِ قدسیہ کام کر رہے ہیں ان کا نام فرشتے یا ملائکہ ہیں

تقدیر کی حقیقت اب ایک اور بات غور طلب ہے جیسا کہ زمیندار فصل یا درخت کی کاشت سے پہلے اپنی فنی مہارت سے اجمالاً یہ جانتا ہے کہ اس دانہ یا درخت کے بیج میں نشوونما کی اتنی طاقت ہے، اتنے دنوں تک پھل دیگا۔ یا اتنے دنوں کے بعد پھل دینا بند کر دیگا۔ اور یہ اُس کے امراض ہیں اور اس کی صحت و ترقی کے لئے یہ تدبیریں ہیں۔ ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھ کر اس کی کاشت شروع کر دیتا ہے اور پھر تفصیلاً حسب موقع و حالات اُن تدابیر پر عمل کر کے دانہ یا درخت کی ابتداء و انتہا کو دیکھ لیتا ہے۔ اسی طرح دانۂ انسان و شجرِ آدمی کے زمیندار یعنی خدا نے قبل از پیدائش انسان کے استعداد و فطرت کو دیکھ کر ایک نوشتہ محفوظ کر دیا ہے کہ بعد میں انسان کی پرورش اسی کے مطابق ہوتی رہی۔ اسی کا نام تقدیر، لوح محفوظ یا علمِ خدا وغیرہ ہے۔ اور اس نوشتہ کے آخری فرمان کا نام قرآن مجید ہے

ایمان بالغیب ابھی ابھی معلوم ہو چکا کہ انسانی منازلِ نزول و [illegible] ہر ایک انسان خود بخود بلا کسی مدد غیر کے اس پر عالم [illegible] انسان کے عروج و ترقی فلاح و نجات کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ غیر معلوم [illegible] یعنی ایسے منازل اور اُس کے لوازم پر یقین رکھے جو اس کے مادی قویٰ نے ابھی تک اس کا ادراک نہیں کیا ہے۔

نبی واجب التعمیل ہوتا ہے دوم انسان کو جب فی الجملہ [illegible] معلوم ہو جائے کہ ایک کامل ہستی اسی انسانی راہنمائی کے لئے مقرر کی گئی ہے تو اس کے ہر حکم پر بلا چون و چرا عمل کرے، اگرچہ اس کے ظاہری تواہ اس حکم کا فائدہ و نقصان معلوم نہ کر سکے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

مسلمان کی حقیقت جب یہ سارا مضمون سمجھ میں آ گیا تو جان لینا چاہیئے کہ جو انسان ان تمام کڑیوں پر یقین رکھ کر عامل ہوتا ہے۔ اُسے اصطلاح میں مسلمان و متقی کہتے ہیں۔

کافر کی حقیقت اور جو انسان ان کڑیوں کو یا ان میں سے بعض

کا منکر و بے عمل ہو اُسے عُرف میں فاسق اور کافر کہتے ہیں۔

(نوٹ) یہ گذشتہ مضمون بیس سال قبل یعنی ۱۹۴۷ء میں تمام قرآن مجید کی تفسیر کے لئے لکھا گیا تھا۔ مگر تمہید و مقدمہ کے بعد حالات ایسے ناسازگار ہوئے کہ آج ۱۹۶۷ء تک نوبت تفسیر لکھنے کی نہ ہوئی تا اینکہ مئی ۱۹۶۷ء میں بعض دوستوں نے پارہ عمّ ۳۰ کا ترجمہ شروع کرا دیا۔ تو اسی دوران میں چونکہ آخری پارہ میں سورتیں زیادہ ہیں اور نمازوں میں اکثر پڑھی جاتی ہیں نیز مقصد و موضوع کے لحاظ سے بھی بہت مشکل ہیں۔ اس لئے دوران ترجمہ ہر سورت پر کچھ نوٹ تحریر کر دیئے ہیں جس میں موضوع سورت، ربط سورۃ و آیات کو ملحوظ رکھا گیا ہے تاکہ ناظرین کو فہم قرآن میں سہولت رہے۔ قاری لفظی ترجمہ کسی اور عربی اُردو تفسیر سے دیکھیں اور نوٹ یہاں سے ذہن میں رکھیں تو مفید رہے گا۔ اب تیسویں پارہ سے تفسیری نوٹ درج ہیں۔

۶ جولائی ۱۹۶۷ء

نوٹ

قارئین کرام کی سہولت کے پیشِ نظر تفسیر ماجدی سے ترجمہ لکھ دیا گیا ہے

پارہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ

ترجمہ: ——— مولانا عبدالماجد دریابادی

تفسیری نوٹ ——— مولانا مولوی عبدالرحیم

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيَةُ اَرْكُوْعَاتٍ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢

یہ لوگ کس چیز کی بابت دریافت کر رہے ہیں؟ اس بڑے واقعہ کی بابت

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤

جس کے بارہ میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں ہرگز ایسا نہیں کہ قیامت نہ آئیگی

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦

ان کو ابھی معلوم ہو جاتا ہے اور پھر ہرگز ایسا نہیں کہ قیامت نہ آئیگی انہیں بھی معلوم ہو جاتا ہے کیا ہم نے زمین کو فرش

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا

اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنا دیا ہے؟ اور ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا بنا دیا اور ہم ہی نے

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا

تمہاری نیند کو راحت کا ذریعہ بنا دیا اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنا دیا اور ہم ہی نے

النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢

دن کو معاش (کا وقت) بنا دیا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ہیں

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

اور ہم ہی نے ایک روشن چراغ بنا دیا ہے اور ہم ہی نے بھرے بادلوں سے

سورۂ نباء

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	رکوع
۴۴	۷۸	اثباتِ قیامت کا شتکار کے ذہن کے لحاظ سے یوم الفصل	رجب ۵ نبوی	مکہ	۴۰	۲

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں یوم الفصل کا ذکر تھا قیامت کے بارے میں کہ اس صورت میں انہی یوم الفصل (قیامت) کو کاشتکار کی ذہنیت سے حل کیا جاتا ہے۔ آیات ۱ سے ۳ تک عالم انسانیت پر جو سب سے بڑا واقعہ آنے والا ہے کیا اس میں بھی یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔ آیات ۴ - ۵ - اس میں جھگڑنے کی بات نہیں یہ جلد سمجھ لیں گے۔ یعنی ہم ان کو اس صورت میں یہ مسئلہ سمجھا دیتے ہیں آیات ۶ تا ۱۶ تک الم نجعل تا جنّٰتٍ الفافا۔ اس مقدمہ کو مدنظر رکھ کر آگے بڑھیئے کہ ہم نے انسان کو زمین پر کاشت کیا ہے اور اس کے کاشت کرنے کے لئے جس قدر سامان کی ضرورت تھی وہ ہم نے اُسے بہم پہنچا دیا ہے۔ غرض ان آیات تا ۱۶ میں انسان کی ضرورت کے واسطے تمام چیزیں بنائیں تاکہ انسان بڑھے، پھلے، پھولے۔ جب زمین انسانی بیج کی کاشت کر لی تو اُس کا لازمی نتیجہ ہے کہ انّ یومُ الفصلِ یعنی کہ ایک دن

مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ

کثرت سے پانی برسایا کہ ہم اس کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گنجان باغ

اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ

پیدا کریں بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے (یعنی) وہ دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ

جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل

السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

جائیگا، سو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائینگے، اور پہاڑ (جگہ سے) ہٹا دیئے جائینگے، سو وہ ریت

سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ

(کی طرح) ہو جائینگے بے شک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے، سرکشوں کا

مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

ٹھکانا ہے، جس میں وہ قرنوں پڑے رہیں گے، اس میں نہ کسی ٹھنڈک کا مزہ

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً

چکھیں گے، اور نہ کسی پینے کی چیز کا، ہاں البتہ گرم پانی اور پیپ (ملے گا)، (یہ) مناسب حال

وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّ

بدلہ ہے، یہ لوگ حساب (قیامت) کا (مطلق) اندیشہ نہیں رکھتے تھے اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

ہماری نشانیوں کو برابر جھٹلایا ہی کرتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر مضبوط

اس فصل کے کاٹنے کا آئیگا۔

آیات ۱۸ تا ۲۰ میں اس فصل یعنی غلہ اور بھوسہ جدا کرنے کا تھوڑا سا خاکہ ہے آیات ۲۱ تا ۳۰۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ اب انسان کے دو حصے کر دیئے جائیں گے۔ ایک غلہ دوسرا بھوسہ۔ آیات ۳۱ تا ۳۵ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا میں متقی لوگوں یعنی دانے کا بیان ہے۔ متقی لوگوں کا آیات ۳۶ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ یہ جزا ایک حساب کے ماتحت ہے۔ آیات ۳۷ رَبُّ السَّمٰوٰتِ الخ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا پڑے گا۔ غرض اعمال کے نتائج لازمی ہیں ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ بعض اعمال کا حساب ابتدا میں ہوتا ہے۔ یعنی کچھ سزا دنیا میں کچھ برزخ میں کچھ حشر میں۔ اور بعض اعمال خصوصی دفتریں ہوتے ہیں اُن کا حساب بعد میں ہوتا ہے۔ اسی سے تعبیر بالشفاعت کیا گیا ہے۔

آیات ۳۸ تا ۴۰۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ سے قیامت کا وقت بتایا جاتا ہے انسانوں کی جتنی رُوحیں ہیں وہ ایک بڑی روح سے نکلتی ہیں۔ اور وہ بڑی روح انسان کی شکل میں ہے جس کو تصوف کی اصطلاح میں انسانِ اعظم کہا جاتا ہے۔ اس بڑی رُوح کی خدمت کرنے والوں کا نام ملائکہ ہے۔ جیسے آفتاب کی روشنی آفتاب سے نکل کر زمین کو روشن کرتی ہے اور پھر منعکس ہو کر آفتاب کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اسی طرح تمام روحوں کو روح اعظم میں جا ملنا ہے۔

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ

کر رکھا ہے، سو مزہ چکھو کہ ہم تمہیں عذاب بڑھتے ہی چلے جائیں گے ، بے شک

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ

پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے، یعنی باغ ہیں اور انگور ، اور نو خاستہ

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

ہم عمر لڑکیاں ، اور لبالب جام (شراب) ، وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے

وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

اور نہ جھوٹ ، یہ بدلہ ہوگا (کافی) انعام تیرے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا

پروردگار آسمانوں اور زمین کا ، اور اُن دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کا خداوند رحمٰن

يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

کسی کی مجال اس سے بات کرنے کی نہیں ، اس دن جبکہ روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے

صَفًّا ۙ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ

ہوں گے ، کوئی نہ بول سکے گا ، بجز اس کے کہ جس کو خداوند رحمٰن اجازت دے اور وہ

قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ

کہے بھی ٹھیک (بات) ، یہ یقینی دن ہے ، سو جو چاہے اپنے پروردگار کے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا

پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے ، ہم نے تمہیں تنبیہ کر دی ہے ایک نزدیک والے عذاب کی جس دن

مومن ز نورِ جمالی می رسد

کافر ز نورِ جلالی می رسد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری وقت کے مقولے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ اَلْاَعْلٰی کا یہی مقصد تھا۔ اس کو مَلاء اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔ حدیثِ نبوی میں اس رُوحِ اعظم کے سر، مُنہ اور زبان کا جو ذکر ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ رُوح اپنے مرکز میں ملتے وقت بھی اپنی کچھ نہ کچھ شخصیت باقی رکھتی ہے اور یہ ملنا بے اختیار ہوگا۔ یہی معنی ہے لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ الخ کا پھر رُوحِ اعظم میں ملنے کے بعد خدا سے براہِ راست تعلق و رابطہ ہوگا یعنی حشر میں تجلّائے الٰہی ہوگا۔ یعنی انسان کا جب رُوحِ اکبر سے اتصال ہوگیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ مومن سجدہ میں گرے گا۔ کافر دیدار سے محروم ہوگا۔ جس سے تعبیر حدیث میں آیا ہے کہ سجدہ نہیں کرسکیگا۔ فَمَنْ شَآءَ اِتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا کا یہی معنی ہے کہ اس روز کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا۔ جو موت کے بعد سے شروع ہوگا اور یَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ چونکہ قیامت کو کافر پر بھی ہماری حقیقت واضح ہوجائے گی جو اس نے انسانی ذمہ داری میں کوتاہی کی تھی۔ لہٰذا سزا سامنے دیکھ کر کہے گا کہ کاش میں انسان نہ ہوتا۔ تاکہ اس ذمہ داری کے نتائج سے آج بری الذمہ ہوتا۔ گویا انسان ہی

قَرِيبًا ۝ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ

(واقع ہوگا) جب ہر شخص دیکھے گا اس کو جو کچھ کہ وہ آگے بھیج چکا ہے۔ اور کافر

وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرٰبًا ۝

کہے گا، کاش میں مٹی ہو جاتا!

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٢ وَّالسّٰبِحٰتِ

قسم ہے جان سختی سے نکالنے والوں کی اور بند آسانی سے کھول دینے والوں کی، اور پھرتے ہوئے

سَبْحًا ۝٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٥

چلنے والوں کی، پھر تیزی سے دوڑنے والوں کی، پھر ہر امر کی تدبیر کرنیوالوں کی (کہ قیامت آکر

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧ قُلُوْبٌ

رہے گی جس دن ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالے گی، جس کے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آجائیگی، (اس دن) دل

يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩ يَقُوْلُوْنَ

اس روز دھڑک رہے ہونگے، ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی یہ کہتے ہیں

کے لئے قیامت کا قیام لازمی ہے۔ تو جو قیامت سے انکاری ہے۔ وہ انسانیت سے انکاری ہے۔

○

سُوْرَۃ النّٰزِعٰت

نمبر شمار	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	رکوع	پارہ
۳۴	۷۹	انسانی زندگی کے روزمرہ واقعات گواہ ہیں کہ انسان مسئول و ذمہ دار پیدا کیا گیا ہے۔	چار نبوی	مکہ	۴۶	۷	۳۰

تشریح: یہ سُورت اُن کامل انسانوں کی ذہنیت کے لحاظ سے وقوع قیامت کو ثابت کرتا ہے۔ جو خدا اور انسان کے درمیان ایک لطیف نورانی مخلوق یعنی فرشتوں کو واسطہ مان کر خدائی ہدایت کے موافق اصلاحِ خلق کے لئے کام کرتے ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ جب انسان اصلاح کا اہم کام شروع کر دیتا ہے تو وُہ بڑا زور لگا کر باطل عقائد و خیالات لوگوں کے دل و دماغ سے نکالتا ہے۔ تو اس قسم کے فرشتے اُس کی امداد میں لگ جاتے ہیں۔ پھر

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کو بھلا کیا ہم پھر واپس ہوں گے پہلی حالت کی طرف ؟ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں

نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِيَ

ہو جائیں گے (تو پھر واپس ہونگے) کہتے ہیں کہ صورت میں واپسی بڑے خسارہ کی ہوگی، تو وہ تو بس ایک

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ اَتٰىكَ

ہی للکار ہوگی ، جس سے لوگ فوراً میدان میں آموجود ہونگے ، آپ کو موسیٰ کا

حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

بھی قصہ پہنچا ہے ؟ (یاد کرو وہ وقت) جب انہیں انکے پروردگار نے پکارا پاک میدان (یعنی

طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ

طوٰی میں پکارا، کہ آپ فرعون کے پاس جائیں، اس نے سرکشی اختیار کی ہے، سو اس سے کہیئے

هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ

کیا تو چاہتا ہے کہ تو درست ہو جائے ، اور میں تیری رہنمائی تیرے پروردگار کی طرف کروں

فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ

جس سے تو خشیت اختیار کرے، پھر ہم نے اُسے بڑی نشانی دکھائی ، لیکن اُس نے جھٹلایا

وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾

اور کہنا نہ مانا ، پھر وہ جدا ہو کر کوشش کرنے لگا ، اور (لوگوں کو) جمع کیا، پھر بلند آواز سے تقریر کی

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

اور کہا کہ میں ہوں تمہارا رب اعلیٰ ، اس پر اللہ نے اُسے پکڑ لیا

جب گمراہوں کے دل دماغ حق تعلیم کے لئے کھول دیتے ہیں تو اس قسم کے فرشتے اسی مصلح کی امداد میں لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ ہدایت یافتہ جماعت مع امیر جماعت کے صحیح عقیدہ و حسن عمل کے پردل سے دنیا کے دریا میں تیرتے ہیں اور پھر جد و جہد کے میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اور پھر تدبیر نظام صالح میں لگ جاتے ہیں۔ اور ہر مقام کے فرشتے اس صالح جماعت کے مددگار رہتے ہیں (اِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِینَ الخ) وَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ یہ آیتیں اس مضمون پر گواہ ہیں۔ اور بِاَلْفِ مَلٰئِکَۃٍ وَثَلَاثَۃُ اٰلٰفٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اس پر دال ہیں۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

خلاصہ یہ ہوا کہ قیامت وسطیٰ سے دلیل قیامت کبریٰ کے قیام پر لایا گیا ہے۔ یعنی جب ایک کام کرنے والی جماعت پیدا ہو جائے۔ تو وہ اس زمین میں انقلاب ضرور پیدا کر لیتی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جد و جہد کر کے زمین مصر میں قیامت وسطیٰ یعنی قبطیوں کی ہلاکت اور اسرائیل کی فتح پیدا کر دی۔ خدائی امداد سے ایسی حالت جب روئے زمین پر واقع ہو جائے۔ کہ موجودات میں فرعون جیسا خبیر نہ رہے

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ

آخرت اور دنیا کے عذاب میں، بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اس کیلئے جو خشیت

يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ

رکھتا ہو، بھلا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ سخت یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا، اس کی

سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

چھت کو بلند کیا اور اسے درست بنایا، اور اس کی رات کو ڈھانپا، اور اس کے دن کو

ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ

ظاہر کیا، اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور) اس سے

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا

اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا، اور پہاڑوں کو تم کو دیا (یہ سب

لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

تمہیں اور تمہارے مویشیوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے، سو جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا،

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

(یعنی) جس دن انسان اپنے ہر کئے ہوئے کو یاد کرے گا، اور ہر دیکھنے والے پر دوزخ

لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ

ظاہر کر دی جائے گی، تو جس کسی نے سرکشی کی ہوگی، اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی

الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

ہوگی، تو ایسے کا ٹھکانا بس دوزخ ہی ہوگا، اور جو کوئی ڈرا ہوگا اپنے

خیر نہ رہے۔ اللہ کریم اس عالم کو بدل کر قیامتِ کبریٰ قائم کر دیگا۔

اب آیات ۶ تا ۹ تک نقشۂ قیامت ہے۔ ۹ سے ۱۲ تک اعتراضاتِ مخالفین قیامت ہیں۔ ۱۳ اور ۱۴ میں جواب ہے۔ آیات ۱۵ سے ۲۶ تک قصۂ موسیٰ علیہ السلام تاریخی تائید کے لئے۔

۲۷ سے ۳۳ تک اپنی قدرتِ روزمرہ کے انقلابات بتا دیئے گئے ہیں۔ آیات ۳۴ تا ۴۱ تک نتائج فریقین مع وجہ جزا و سزا بتا دئے گئے

۴۲ تا ۴۶ تک مخالفین کے فضول اعتراضات و فریضہ نبی بتا کر دنیا کی حقارت و آخرت کی اہمیت بتا کر سورت کو ختم کر دیا ہے۔

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا، تو ایسے کا ٹھکانا جنت

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

ہوگا ہے ، یہ لوگ آپ سے قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ

سو اس کے بیان کرنے سے آپ کو کیا سروکار؟ اس کا مدار تو (صرف) آپ کے پروردگار کی طرف ہے آپ تو

اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

بس اسی کو ڈرا سکتے ہیں، جو اس سے خوف رکھتا ہو، جس روز یہ اس کو دیکھیں گے (انہیں معلوم ہوگا کہ)

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

گویا یہ لوگ صرف ایک شام یا دن کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

○

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ

(پیغمبر) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا، اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا آیا، اور (اے پیغمبر) تم کو کیا خبر، شاید

سُورۃ عَبَسَ

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع و مضمون	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	رکوع	پارہ
۱۸	۸۰	انسان بحیثیت انسان سب	چار نبوی	مکہ	۴۲	۱	۳۰

برابر ہیں لہٰذا غذائے روحانی
یعنی قرآن مجید بھی سب کے لئے
برابر ہے امیر و غریب کیلئے
کوئی فرق نہیں کیونکہ روزِ
قیامت نسب و مال کام نہیں آئیگا

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ۝۳ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۴ اَمَّا

وہ سنور ہی جاتا ، یا نصیحت قبول کر لیتا، اور اس کو نصیحت کرنا فائدہ ہی پہنچاتا ، سو

مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۵ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶ وَمَا عَلَيْكَ

جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے، آپ اس کی تو فکر میں پڑ جاتے ہیں، حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں

اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸ وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹

اگر وہ نہ سنورے ، اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے، اور وہ خشیت

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ

رکھتا ہے ، تو آپ اس سے بے اعتنائی برتتے ہیں، ہرگز ایسا نہ کیجئے، قرآن تو بس ایک نصیحت ہے،

شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ

جس کا جی چاہے اُسے قبول کرے، وہ (کتاب) ہے معزز ، بلند پاک

مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝۱۶

صحیفوں میں ، (جو) معزز اور نیک لکھنے والوں کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ۝۱۷ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝۱۸

انسان پر اللہ کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے ، (اللہ نے) اسے کس (حقیر) چیز سے پیدا کیا

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰

نطفہ سے اُسے پیدا کیا ، پھر اُسے اندازہ مناسب سے بنایا، پھر اس کیلئے راستہ آسان کر دیا

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۲ كَلَّا

پھر اُسے موت دی، پھر اُسے قبر میں لے گیا، پھر جب چاہیگا اُسے دوبارہ زندہ کر دیگا، اُس نے ہرگز نہیں

تشریح

چونکہ قیامت کے روز کسی کا نسبی و جسمی تعلق کام نہیں آئے گا بلکہ عمل و عقیدہ پر فلاح و نجات کا دارومدار ہے۔ اس لئے اُس دن کی رہنمائی کے لئے جو ہدایت نامہ نازل ہو چکا ہے۔ اُس کے پیش کرنے میں بھی ہادی کو امیر و غریب کا خیال نہ رکھنا چاہیئے۔ اور نہ لینے والا اِس بات کا مستحق ہے کہ چونکہ یہ امیر یا ذی وجاہت ہے۔ لہٰذا خصوصی اور امتیازی تعلیم کا مستحق ہے۔ بلکہ معلّم کو چاہیئے کہ وُہ محنت و شوق و عقیدت کو مدّنظر رکھے۔ دراصل جو شخص قرآن مجید کی تعلیم کے لئے ہادی سے خصوصی مراعات کا طالب ہے وُہ سخت متکبّر ہے اور ناشکرا ہے۔ اللہ کریم نے اگر اس پر احسان کرکے بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں تو اس کے شکریہ کے طور پر زیادہ جُھکنا اور اطاعت کرنا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ تکبّر و انکار کرتا اس کو پتہ نہیں کہ جس روز بعض چہرے نیک اعمال سے روشن ہوں گے۔ اور بعض چہرے بداعمال سے سیاہ ہوں گے۔ بھائی ماں، باپ، بیٹے، بیوی وغیرہ سے ہر ایک بھاگیگا۔ اور نفسی نفسی کا عالم ہوگا تو انسان میں تکبّر کا خیال کیوں پیدا ہوتا ہے۔ یہ اپنی

لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾

ادا کیا اور اللہ نے اسے جو حکم دیا تھا اسے بجا نہیں لایا، سو انسان ذرا اپنے کھانے کی طرف

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

ہم نے خوب پانی برسایا ، پھر ہم نے زمین کو خوب پھاڑا

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ

پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ ، اور انگور اور ترکاری ، اور

زَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

زیتون اور کھجور ، اور گنجان باغ ، اور

فَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

میوے اور چارے ، تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لئے ،

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ

تو جس وقت شدید شور برپا ہو جائے ، جس روز انسان بھاگے گا اپنے

اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

بھائی سے ، اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ، اور اپنی بیوی سے اور

بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

اپنی اولاد سے ، اُن میں سے ہر شخص کو اُس وقت اپنی ہی پڑی ہوگی دوسروں سے بالکل بے پروا کر دینے والی

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

(بہت سے) چہرے اُس روز چمکتے ہوئے ، ہنستے ہوئے ، بشاشت ہوں گے ،

اصلیت کو نہیں دیکھتا کہ اس کو ایک حقیر نطفہ سے پیدا کیا گیا ہے
اگر یہ کمال و عروج چاہتا ہے تو اس نور کو حاصل کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بذریعہ قرآن مجید لوگوں کے دلوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

اور (بہت سے) چہروں پر اُس روز سیاہی ہوگی ، ان پر کدورت ہوگی ،

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

یہی لوگ تو ہیں کافر فاجر

○

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾

جب آفتاب لپیٹ لیا جائے ، اور جب ستارے بے نور ہو جائیں ،

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾

اور جب پہاڑ چلا دیئے جائیں ، اور جب اونٹنیاں بچھڑی پھرنے لگیں ،

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾

اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں ، اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾

اور جب ایک ایک قسم کے لوگ یکجا کر دیئے جائیں ، اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے

سورۃ التکویر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۳۹	۸۱	وہ نظام و مرکز جس سے یہ عالمگیر قانون اخلاق و ارتقا نازل ہو گیا ہے	رجب پانچ نبوی	مکہ معظمہ	۲۹	۳۰

تشریح:- سورۂ سابقہ میں بتایا گیا تھا کہ قرآن مجید انسانیت کے لئے غذائے روحانی ہے۔ اس سورت میں اس کامل محکم نظام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جہاں سے جس طریق پر یہ قرآن کامل حفاظت کے ساتھ انسانوں تک پہنچا ہے۔ آیات ۱ تا ۱۳ میں قیامت کا نقشہ پیش کر بتا دیا ہے کہ اُس روز ہنگامہ خیز کشف حقائق میں انسان سے جب اُس کے اعمال کی بازپرس ہوگی۔

آیت ۱۴۔ تو وہاں ہدایت قرآن کے سوا کوئی چیز رہبری کے لئے نہ ہوگی۔

آیت ۲۶۔ تم اب اس تذکر سے جو کل عالم کے لئے راہ مستقیم ہے بھاگ رہے ہو۔

بِاَیِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ۚ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۚ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا

کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی، اور جب (اعمال کے) صحیفے کھول دیئے جائیں، اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۚ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۚ ﴿۱۲﴾

آسمان کھول دیا جائے، اور جب دوزخ خوب دہکا دی جائے

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۚ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۚ ﴿۱۴﴾

اور جب جنت نزدیک کر دی جائے، (اُس وقت) ہر شخص جان لیگا (ان اعمال کو جن کو) وہ لیکر آیا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ

میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ستاروں کی، چلنے رہنے والوں، چھپ جانے والے کی، اور قسم ہے رات کی

اِذَا عَسْعَسَ ۙ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

جب وہ جانے لگے، اور صبح کی جب وہ آنے لگے، کہ یہ (قرآن) ایک کلام ہے

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ﴿۱۹﴾ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ

ایک معزز قاصد کا (لایا ہوا) جو قوت والا ہے اور ذی مرتبہ ہے مالک عرش کے

مَكِيْنٍ ۙ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۙ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ

نزدیک روا اُس کا کہا مانا جاتا ہے (اور وہ) امانتدار ہے، اور (اے لوگو) تمہارے ساتھی کوئی جنون

بِمَجْنُوْنٍ ۚ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۚ ﴿۲۳﴾ وَمَا

نہیں ہیں، اور وہ اُس (فرشتہ) کو (آسمان کے) روشن کنارہ پر دیکھ چکے ہیں، اور وہ

هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ

غیب کے بارہ میں بخیل بھی نہیں، اور یہ (قرآن) کسی

آیات ۲۷ - ۲۸ - اگر تم کہتے ہو کہ ہمیں تو پورا علم نہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنایا ہے۔ تو یہ غلط خیال ہے۔ کتنی چیزیں دُنیا میں موجود ہیں جن کی حقیقت تمہارے علم میں نہیں ہے۔ اگر تم کو اس کی تسلیم میں انکار کی گنجائش نہیں ہے، تو یہ قرآن ایک فلیلی علیم۔ قدیر ذات کے مضبوط ہاتھوں ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً آیات ۱۵ تا ۱۸ النجم خمسہ متحیرہ کے نقل و حرکت رات و دن کا تبدل تم محسوس کر رہے ہو لیکن تمہیں کوئی مشاہدہ نہیں ہے کہ یہ حرکت اس کو کون دے رہا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انسانی حواس و قواء اس قابل نہیں ہیں کہ کارخانۂ موجودات کے سب علیقے اس پر ظاہر ہوں۔ جیسا تم جسمانیات میں عدم علم کی وجہ سے زمین و آسمان کے فیوضات سے انکار نہیں کرتے۔ ایسا ہی روحانی اخلاقی غذا کے سارے نظام کے عدم علم سے کیوں انکاری ہو۔ باقی تسلی کے لئے ہم بتاتے ہیں۔ آیات ۱۹ تا ۲۵ کہ یہ قرآن جو رسول اللہ کی زبان سے نکلتا ہے یہ ایک معزز فرشتے (رسول) بڑے طاقت والے، مالک عرش کے ہاں درجہ والے۔ عالم ملکوت میں مانا ہوا، بڑے امین کا قول ہے۔ اُس کے بعد تمہارے ساتھ بود و باش رکھنے والے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ بڑے عقلمند ہیں دیوانہ نہیں ہیں، کے زبانِ فیض ترجمان سے ادا ہوا ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کی پہچان میں بھی غلطی نہیں کی کہ بجائے فرشتہ مقدس کے شیطانِ مردود کا کلام سمجھ لیا ہو۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اپنی اصلی نورانی صورت میں عالم ملکوت میں

شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ

شیطان مردود کا کلام ہے، سو تم لوگ کدھر جا رہے ہو! بس یہ تو ایک نصیحت نامہ

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾

ہے، دنیا جہان والوں کے لئے، (یعنی) اس کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور تم بغیر اس کے چاہے بھی تو نہیں سکتے کہ پروردگار عالم چاہ لے۔

سُوْرَةُ الْانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الانفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اُنیس آیتیں ہیں،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان بار بار رحم کرنے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾

جب آسمان پھٹ جائے، اور جب ستارے جھڑ پڑیں،

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ

اور جب سمندر بہ پڑیں، اور جب قبریں شق کر دی جائیں، (تو اُس وقت

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

ہر شخص اپنے کئے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا، اے انسان تجھے (آخر) کس چیز

دیکھا ہے۔ اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غیبی تعلیم میں بُخل سے کام لے رہا ہے کہ وہاں سے تو ٹھیک حاصل کیا مگر تم کو نہ دیا ہو۔ لہٰذا جب یہ مقدس تعلیم اتنی مکمل منزلوں سے گزر کر بحفاظت تمہارے پاس پہنچی تو پھر اس کو چھوڑ کر کدھر ٹھوکریں مار رہے ہو۔ آیات ۲۸-۲۹۔ اور جب اس طرح اصلاح واستقامت کے لئے خداوند کریم کا نسخہ ہدایت نہ لوگے تو اپنی عقلوں سے تجویز کردہ دستور العمل سے ہرگز فلاح و نجات دارین حاصل نہیں کر سکتے۔

سُورۃ اِنفطار

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۹	۸۲	جب قیامت کے ہولناک دن میں فیصلہ عمل سے ہوگا تو انسان کو نتائج عمل سے غفلت کیوں ہے؟	نبوی چار آخر	مکہ معظمہ	۱۹	۳۰

تشریح پہلے چار آیتوں میں حشر کا ہولناک نقشہ پیش کر کے انسان کو متوجہ کیا گیا ہے۔ عوامی نقطۂ نظر سے کہ جب ایسا ہیبت ناک دن سر پر موجود ہے اور انسان کے آگے پیچھے اعمال کے نتائج نیک و بد سامنے آنے والے ہیں آیت ۵-۶ خصوصاً اے انسان تیری مخصوص خلقت کا

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

نے اپنے بڑے ورد گار کریم سے متعلق بھول میں ڈال رکھا ہے (وہ پروردگار) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھ

فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا

درست کیا، جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترکیب دے دیا (تجھے مغرور) ہرگز

بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠

نہیں (بلکہ چاہئے تھا) اصل یہ کہ تم جزا ہی کو جھٹلاتے ہو، درآنحالیکہ تمہارے اوپر (ہماری طرف سے)

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢ اِنَّ

بڑے معزز لکھنے والے (مقرر) ہیں وہ جانتے ہیں اس کو جو کچھ کرتے ہو،

الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٤

نیک لوگ بے شک آسائش میں ہوں گے، اور بدکار لوگ بے شک دوزخ میں،

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝١٥ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝١٦

اس میں داخل ہوں گے روز جزا کو، اور وہ اس سے باہر نہ ہوں گے،

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٧ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا

اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے! ہاں آپ کو کیا خبر کہ

يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٨ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ

روز جزا کیا ہے! وہ یہ دن ہے کہ کسی کا بس کسی کے لئے کچھ بھی نہ چلے گا

وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝١٩

اور حکومت اس روز تمام تر اللہ ہی کی ہوگی

تقاضا اور جبکہ خدا نے تم کو مخصوص قویٰ، اشکال و صورت، مزاج، دماغ اور ہر عضو سے الگ الگ کام لینے کے لئے دیا ہے۔ آیات ۶ تا ۸ ۔ یہ طاقت ہرگز نہیں ملنی چاہیئے۔ مگر تم تو دراصل روزِ جزا کے منکر ہو۔ حالانکہ نتائج اعمال سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ کہ خداوند کریم نے اے انسان تجھ پر حفاظ عام تعینات مقرر کر دی ہیں تاکہ تیرے ذرہ ذرہ اعمال محفوظ رہیں۔ آیات ۹ تا ۱۲ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نیک جنتوں میں ہوں گے اور بدکار دوزخ میں ہوں گے آیات ۱۳ - ۱۴۔ البتہ اس کے لئے مقررہ وقت ہے جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں آیات ۱۵ - ۱۹ اور وہ روزِ جزا ایسی گھڑی ہے جس سے بھاگنے کی طاقت کسی کو نہیں ہے۔ تمام اختیارات اللہ قہار کے ہاتھ میں ہوں گے۔ آیات ۲۰ تا ۲۵ ۔ لہٰذا اے غافل انسان اپنے رب سے اس دنیا میں تعلق اطاعت و بندگی قائم کر۔ تاکہ اُس روز کام آئے۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۃ المطففین مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى

بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنیوالوں کی، کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں

النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ

پورا ہی لے لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں

يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤

تو گھٹا دیں، کیا انہیں اس کا یقین نہیں کہ وہ زندہ اٹھائے جائیں گے

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

ایک بڑے سخت دن میں، جس دن کہ (تمام) لوگ سارے جہان کے رب کے روبرو کھڑے ہوں گے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ

ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جزا و سزا نہ ہو) بیشک بدکاروں کا نامۂ عمل سجین میں ہے گا اور (اے محمد) تجھ کو کیا خبر کہ

مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠

سجین (اعمال نامۂ عمل) ہے کیا چیز ہے؟ ایک لکھا ہوا دفتر ہے (نشان کیا ہوا) بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانیوالوں کیلئے

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ

جو روز جزا کو جھٹلا رہے ہیں، اور اس کو تو بس وہی جھٹلاتا ہے جو

سُورہ التّطفیف

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سُورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۳۷	۸۳	قیامت تاجرانہ ذہنیت سے سمجھایا جاتا ہے	پانچ نبوی اوّل نصف	مکہ معظمہ	۳۶	۳۰

تشریح

انسان کو انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس اصول کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ معاملات میں انصاف ہو کسی کا حق نہ مارا جائے جو اپنے لئے پسند کیا جائے۔ وُہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ جو لوگ اس قانونِ عدل سے مُنہ موڑ لیتے ہیں وُہ عقبیٰ اور دُنیا میں ذلیل ہونگے اور اربابِ اخلاص و ایمان کامیاب و کامران ہونگے دُنیا میں ظاہری بڑائی کی بنا پر اگر کچھ لوگ ایسے مخلصین کا تمسخر بھی اُڑائیں تو چند روزہ زندگی کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ معاملہ برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیکو کامیابی عالیہ حاصل کریں گے اور مجرم ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔

اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

حد سے گزر جانے والا ہو، گناہوں میں پڑا ہوا ہو، (اور) جب اُسے ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں، ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جو وہ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

دلوں پر ان کے کرتوتوں کا زنگ بیٹھ گیا ہے، ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جو وہ سمجھتے ہیں) بلکہ یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

(کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے، پھر یہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے، پھر

يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ

کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے، ہرگز (ایسا) نہیں

كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

(کہ جو وہ سزا (کا) پھنک نیک کاروں کا نامۂ عمل علیین میں رہے گا، اور آپ کو کیا خبر کہ علیین (والا نامۂ عمل)

عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

ہے کیا چیز؟ نشان کیا ہوا رجسٹر ہے، جس کو مقرب (فرشتے) دیکھتے ہیں،

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

بے شک نیک کار بڑی راحت میں ہوں گے، مسہریوں سے دیکھ رہے ہوں گے

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ

تو اُن کے چہروں ہی سے راحت کی شناخت جان لے گا، انہیں پینے کو

رَحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ

شراب خالص ملے گی ، جس پر مشک کی مہر ہوگی اور ایسی ہی چیز کی

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

حرص کرنا چاہیے حرص کرنے والوں کو ، اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی ،

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

وہ چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ، اور جو لوگ مجرم تھے

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا

وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ، اور جب اُن کے سامنے سے گزرتے تھے

بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ

تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے جاتے تھے ، اور جب اپنے گھروں کو جاتے تھے

انْقَلَبُوْا فٰكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

تو دل لگیاں کرتے ، اور جب انہیں دیکھتے تو کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ

بھٹکے ہوئے ہیں ، حالانکہ یہ اُن پر نگران کر کے نہیں بھیجے گئے ، سو آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے ، مسہریوں پر بیٹھے

يَنْظُرُوْنَ ؕ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

دیکھتے ہوں گے ، وہ بھی کافروں کو اپنے کرتوتوں کا بدلہ خوب مل کر رہا ،

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اس کی پچیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ، اور اپنے پروردگار کا حکم سنے اور وہ اسی لائق ہے

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾

اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائے ، اور اپنے اندر کی چیزوں کو نکال پھینکے اور خالی ہو جائے

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ

اور اپنے پروردگار کا حکم سنے اور وہ اسی لائق ہے ، اے انسان تو کام میں

كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

محنت کرتا ہے اپنے پروردگار کے پاس پہنچنے تک پھر اس سے جا ملے گا ، تو جس کسی کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾

اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا ، سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

اور وہ اپنے والوں کے پاس خوش خوش لوٹ آئے گا ، اور جس کسی کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ

اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا ، سو وہ موت کو پکارے گا اور

سُورۃ انشقاق

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	تعداد آیات	مقام	پارہ
۲۸	۸۴	ہر چیز کی ترقی اس کی سابقہ حالیہ صورت کو چھوڑ کر ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا دنیا کی موجودہ صورت ختم ہو کر ہی انسانیت کا عروج ظاہر ہوگا	چار نبوی	۲۵	مکہ معظمہ	۳۰

تشریح: گذشتہ سورت میں بتایا تھا کہ نیکوکار کامیاب ہوں گے۔ اس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا اور کیونکر مومن ترقی کریں گے تو اس صورت میں دعویٰ کر دیا کہ اے انسان تو اپنے رب کی طرف بہرحال پہنچے گا۔ اور رب سے ملاقی ہوگا۔ (یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ) اور وہ وقت جبکہ آسمان و زمین نیست و نابود ہو کر ہر چیز باہر پھینک دے گی اُس وقت ہوگا جس شخص نے اپنی فطرت سلیمہ کو محفوظ رکھ کر حکم خداوندی کے مطابق عمل کیا وہ جلد بلا روک ٹوک خدا کے سامنے ہوگا اور جس نے اپنی فطرت کو بگاڑ کر حکم خداوندی کے خلاف چلا۔ وہ واویلا کرتے ہوئے جہنم کے گڑھے میں جا داخل ہوگا

؎ مومن ز نورِ جمالی می رسد
کافر ز نورِ جلالی می رسد (رومی)

چونکہ کافر دنیا میں عیش و سرور میں مست تھا اُس نے اس ملاقات کے

يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾

جہنم میں پڑے گا ، وہ اپنے والوں میں خوشی خوشی رہا کرتا تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ

اُس نے خیال کر رکھا تھا کہ کبھی لوٹنا نہیں ہے، مزید یہ ہے، اس کا پروردگار اُسے خوب

بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا

دیکھ رہا تھا، میں قسم کھاتا ہوں شفق کی اور رات کی اور اُن چیزوں کی جنہیں وہ

وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾

سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے، کہ تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ

سو انہیں کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے ، اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو

لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

جھکتے نہیں ، بلکہ یہ کافر اُلٹا تکذیب کرتے ہیں ،

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾

اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں، تو آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر دے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کیلئے تو ایسا اجر ہے جو کبھی منقطع ہونے والا نہیں

دن کے لئے کوئی تیاری نہ کی۔ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی۔ اور یہ موجودہ حالت کو چھوڑ کر بہرحال تم نئی خلقت سے اٹھائے جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کا قانون زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ میں ایسا ہی نافذ ہے۔ اپنے گرد و پیش کو دیکھو۔ دن کی آخر کی سُرخی۔ پھر رات کا عروج۔ پھر ہر چیز کا نظر سے پوشیدہ ہونا۔ چاند کی روزمرہ کی تبدیلی گواہ ہے کہ تم بھی اپنی موجودہ حالت سے دوسری حالت پر نقل کرتے ہوئے اپنے رب کے پاس پہنچو گے۔ اِس بات میں اگر عقل سے کام نہیں لیتے تو قرآن کی نقلی دلیل کو کیوں نہیں مانتے۔ دراصل کافر تاریخ عمل سے منکر ہے۔ حالانکہ انسان کی فطرت میں جو نورانی جوہر (روحِ الٰہی) موجود ہے اُس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ضرور کسی نہ کسی وقت اپنے مرکز یعنی رب کے پاس پہنچے گا۔ حدیث (حُبُّ الوطن من الایمان) کا یہی معنی ہے۔ یہ خاکی جسم اس نورانی جوہر کو ہمیشہ کے لئے روک نہیں سکتا۔ لہٰذا جو شخص انتقالِ حالات کے اصول کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے وہ آخرکار عذاب میں گرفتار ہوگا۔ اور جس نے اس حقیقت پر یقین کر کے خود کو اس سفرِ انقلاب کے لئے تیار کر دیا۔ اُس کے لئے بے انتہا ترقی کے مراتب ہوں گے کیونکہ رب کا انتہا نہیں اور یہ رب کے عشق و معرفت میں اس کی طرف رواں ہے لہٰذا یہ غیر متناہی عروج کا مالک ہوگا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بائیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی ، اور وعدہ کئے ہوئے دن کی ، اور

شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ

حاضر ہونے والے (دن) کی اور جس میں حاضر کئے ہوئے ، خندق والے ، ایندھن کی

ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى

آگ والے ، جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے اس

مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا

کرتوت کو دیکھ رہے تھے جو وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے ، اور انہوں نے

مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾

ان (ایمان والوں) میں اور کیا عیب پایا تھا بجز اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست ہے

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

سزاوار حمد ہے ، اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ

ہر چیز سے خوب واقف ہے ۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان والوں

سورۃ البروج

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	تعداد آیات	مقام نزول	پارہ
۳۵	۸۵	نوع انسانی کے ظلم و ستم ابتداء و پانچ سے ثبوت قیامت نبوی	۲۲		مکہ معظمہ	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں بتایا گیا تھا کہ انسان کبھی بھی یکساں حالت پر نہیں رہ سکتا۔ یا ترقی کرتا ہوا خدا سے ملے گا یا تنزل کرتا ہوا اسفلین میں پہنچے گا۔ اس سورت میں بتایا جاتا ہے۔ کہ ظالم انسان جو حق پرستوں پر ظلم کریگا وہ تنزل کے آتشیں گڑھے میں ضرور داخل ہوگا۔ اس کے ثبوت کے لئے ستاروں بھرا آسمان گواہ ہے۔ جو کہ ہمیشہ گردش میں ہے اور ستاروں کے اثرات نیک و بد سے زمین بھی ہر وقت تغیر و تبدل میں ہے۔ نیز ہر مذہب کے ماننے والوں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں جزائے اعمال لازمی ہے۔ تو وہ وقت جزا جب کبھی جس شکل میں بھی ہو گواہ ہے [illegible] کا تاریخی واقعہ اُخدود جو اہل حق و اہل باطل کے درمیان پیش آیا تھا۔ وہ بھی گواہ ہے کہ جن باطل پرستوں نے اہل حق کو خدا پرستی کی وجہ سے تکلیف دی اُن کو ضرور سزا دی جائے گی۔ اگر شک ہے تو خداوند قہار کا قانون اور سنت گذشتہ اقوام سے جیسی رہی ہے اس سے اندازہ کر لو مثلاً

وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

اور ایمان والیوں کو ستایا اور پھر توبہ نہیں کی تو اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے

وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے ، بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝

نیک عمل بھی کئے اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ،

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢

اور یہی بڑی کامیابی ہے ، بے شک تیرے پروردگار کی دارگیر بڑی سخت ہے

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤

وہ وہی تو ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا ، اور وہی بڑا بخشنے والا ہے بڑا محبت کرنیوالا

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٦ هَلْ

عرش کا مالک ہے عظمت والا ہے ، وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے ، ہاں کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝١٨

آپ کو اُن لشکروں کا بھی قصہ پہنچا ہے ، (وہی) فرعون اور ثمود کا ،

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝١٩ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

اصل یہ ہے کہ کافر تکذیب میں لگے ہوئے ہیں ، اور اللہ انہیں اِدھر اُدھر سے

مُّحِيْطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝٢١ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝٢٢

گھیرے ہوئے ہے ، اصل یہ ہے کہ یہ بزرگی والا قرآن ، لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا

عاد و ثمود وغیرہم ۔ تو جس غالب رب نے ایسی جابر قوموں پر صالح اور
موسیٰ علیہم السلام کو غالب کر دیا اور مخالفین کو ہلاک کر دیا۔ تو اُس کے
پنجۂ آہنی سے کون بچ سکتا ہے اگرچہ مخلوق کے ابتداءً پیدا کرنے پر قادر
ہے تو دوبارہ جزائے اعمال کے لئے اٹھانا بھی اس پر کوئی مشکل نہیں ہے۔
کیونکہ خدا کے قبضہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے ۔ اور یہ ایسا محکم قرآنی فیصلہ
ہے کہ لوحِ محفوظ میں ثبت ہے ۔ کوئی اس سے انکار کر کے اس قانون کو
نہیں مٹا سکتا ۔ کہ ظالم ضرور ایک دن اپنے ظلم کی سزا بھگتے گا۔

سورۃ الطارق مکیۃ وھی سبع عشرۃ اٰیۃ

سورۃ الطارق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی سترہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بارہا رحم کرنے والے کے نام سے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢

قسم ہے آسمان اور رات کو نمودار ہونے والی (چیز) کی اور آپ کو کیا خبر کہ رات کو نمودار ہونے والی (چیز) کیا ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤

وہ روشن ستارہ ہے، کوئی جان ایسی نہیں کہ اس پر ایک یاور رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ

سو انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، وہ ایک اچھلنے والے پانی سے

دَافِقٍ ۝٦ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧

پیدا کیا گیا ہے، جو پشت اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩

وہ (اللہ) اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قادر ہے (سو) جس دن (سب) راز ظاہر ہو جائیں گے

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

تو انسان کو نہ خود قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا، قسم ہے بارش والے آسمان

الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ

کی، اور پھٹ جانے والی زمین کی کہ (قرآن) ایک قول

سورۃ الطّارق

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۵	۸۶	مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان فنا ہونے کے بعد ضرور زندہ کیا جائیگا	بعد نبوی	مکہ معظمہ	۱۷	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں بتایا گیا ہے کہ ظالم ظلم کے انجام سے نہیں بچ سکتا۔ اِس سُورۃ میں بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ گردش والا آسمان اور چمکنے والا تارہ گواہ ہے۔ کہ جیسے تارہ دِن میں نظر نہیں آتا تو اس سے اس کی رُوح یعنی روشنی غائب نہیں ہوتی۔ بلکہ کھلے شام حجابِ شمس غائب ہونے سے اس کا نور پھر چمکنے لگتا ہے۔ ایسا ہی انسانی رُوح مرنے سے مٹ نہیں جاتی۔ بلکہ ناسُوتی و مادی حجاب اُٹھنے کے بعد دُنیاوی اعمال نیک و بد ہونے کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ کیا انسان اپنے مادی حصہ جسم کو نہیں دیکھتا؟ اگر وہ قادر ذات اس کو حقیر منی سے پیدا کر سکتا ہے جو پانی کا ایک قطرہ ہے۔ تو کشفِ حقائق و ظہورِ بطون کے روز انسان کو اعمالی صورت میں پیدا نہیں کر سکتا؟ یہ بارش و گردش والا آسمان اور روئیدگی والی زمین گواہ ہے کہ پیدائش انسان دوبارہ قطعی بات ہے یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔ انکارِ قیامت سے یہ لوگ مختلف شبہات پیش کر کے تدبیریں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں دلائلِ بعث نئے نئے نازل کر کے

فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝

فیصلہ ہے اور یہ کوئی لغو کلام نہیں، یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں، سو آپ کافروں کو یوں ہی رہنے دیجئے، کچھ روز یوں ہی رہنے دیجئے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝

آپ تسبیح کیجئے اپنے عالیشان پروردگار کے نام کی، جس نے خلق کیا، پھر ٹھیک بنایا

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝

اور جس نے اندازہ دیا پھر راہ بتلائی، اور جس نے چارہ (زمین سے) نکالا،

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝

پھر اُسے سیاہ کوڑا کرکٹ کر دیا، ہم آپ کو (قرآن) پڑھا دیں گے، پھر آپ اسے نہ بھولیں گے

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝

ہاں اللہ ہی جو کچھ (بھلا دینا) چاہے، وہ ہر ظاہر اور ہر مخفی کو جانتا ہے

اُن کے مکر کا جواب دے رہا ہے۔ ہاں جلدی نہ کیجئے ذرا کافروں کو جزا کے لئے مہلت دے دیجئے۔ (سورت ختم)

(نوٹ) قیامت کے مضامین یہاں پر ختم ہوئے۔ آگے تا سورۂ "اقرا" انسانیت پر بحث ہے۔ نو سورتوں میں۔ پھر "اقرا" سے تا ختم قرآن خلاصۂ قرآن ہے۔

سورۂ اعلیٰ

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۱	۸۷	انسان کے علمی روحانی فیض کا منبع قرآن مجید ہے۔	یکم نبوی	مکہ معظمہ	۱۹	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں بتایا گیا تھا کہ کشف سرائر کے روز انسان کو اپنے اعمال و عقائد کے لحاظ سے کامیابی و ناکامی ہوگی تو اس سورت میں فطرت انسانی کے لئے علمی روحانی فیوضات کا منبع بتایا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید ہی سے انسان اپنے روحانی فیض حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ یہ اپنی فطرت کو مادی زندگی میں گرفتار نہ کرے۔ لہٰذا اے انسان اپنے ربِ اعلیٰ کے شکریہ میں تسبیح بیان کر جس نے تجھے انسانی صورت میں پیدا کیا۔ پھر مناسب اعضاء و قویٰ دیئے اور پھر انسانی فطرت عطا کر کے اس کی تکمیل کے لئے حکایت نامۂ قرآن دیدیا۔ کیوں انسان کو یہ نعمتیں نہ دیتا جبکہ اس نے خادمِ انسان یعنی حیوان کیلئے

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾

اور ہم اس آسان (شریعت) کیلئے آپ کو سہولت دیدیں گے سو آپ نصیحت کرتے رہئے اگر نصیحت کرنا

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾

مفید ہوتا ہو، نصیحت اسی کو ہوتی ہے جو خشیت رکھتا ہے، اور اس سے گریز کرتا ہے نہایت بدنصیب ہے

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

جو (آخر) بڑی آگ میں پڑے گا ، پھر اس میں نہ مرے گا جئے گا

وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ

، بامراد ہوا وہ جو پاک ہوگیا ، اور اپنے پروردگار کا

رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ

نام لیتا اور نماز پڑھتا ، اصل یہ ہے کہ تم مقدم دنیوی زندگی کو رکھتے ہو، حالانکہ آخرت

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾

بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے، بیشک یہ (مضمون) اگلے صحیفوں میں بھی ہے ،

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ،

تر و تازہ غذا گھاس اور ذخیرہ کے لئے بھوسہ کا انتظام کر دیا۔ لہٰذا اے انسان ہم تمہاری روحانی غذا کے لئے تم کو وحی والہام سے سرفراز کریں گے۔ بذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بمنزلہ تازہ غذا کے ہے اور نبی کے بعد وارث نبی کے ذریعہ یعنی علمائے ربانیین کے ذریعے علوم عطا کر دیں گے جو بمنزلہ سوکھے گھاس کے ہیں۔ اور براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم جیسے خالص نہیں ہوتے۔ چونکہ اللہ کریم انسان کے ظاہر و باطن پر عالم ہے لہٰذا اس نے ہدایتِ انسانی کو یعنی قرآن کو انسانی فطرتِ سلیمہ کے موافق نازل کر دیا۔ جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا اَلدِّیْنُ یُسْرٌ یعنی دین میں آسانی ہے۔ اس لئے مبلغِ اعظم تم بھی جس کی فطرت میں قبولیت کو صحیح سمجھو اُس تک یہ روحانی غذا پہنچا دو۔ جو شخص عاقبت اندیش ہے اور دوسری زندگی کی بابت اعتقاد رکھتا ہے وہ ضرور اس قرآن سے مستفید ہوگا۔ اور جو شخص آخرت سے انکاری ہے وہ اس تعلیم سے پہلو تہی کرے گا۔ اور انجام کار دوزخ میں داخل ہوگا۔ لہٰذا جس نے دنیاوی نفسانی خواہشات سے اپنے لوحِ قلب کو پاک کیا وہ کامیاب رہا۔ اور جس نے اس نفس کو خواہشاتِ دنیاوی میں گرفتار کیا وہ تباہ ہوا۔ وہ اس حقیقت سے غفلت برتتے ہوئے دنیاوی عیش کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ اُخروی زندگی بہتر اور دائمی ہے۔ اور یہ انسانیت کے لئے دائمی اصول ہے جو کہ صحفِ ابراہیمؑ و موسیٰؑ وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الغاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھبیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی بھی خبر پہنچی ہے ! (بہتیرے) چہرے اُس روز

خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤

ذلیل ہوں گے، مصیبت جھیلتے ہوں گے خستہ ہوں گے، جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا

کھولتے ہوئے چشمے سے انہیں پانی پلایا جائیگا، انہیں کوئی کھانا نہ ملے گا، بجز

مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

خاردار (درخت) کے، کہ نہ وہ فربہ کرے گا، اور نہ بھوک ہی رفع کرے گا

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ

(بہتیرے) چہرے اُس روز بارونق ہونگے، اپنے کام کی بدولت خوش ہونگے، بہشت

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ

بریں میں ہوں گے، اُس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے، اس میں بہتے ہوئے

جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ

چشمے ہوں گے۔ اس میں اُونچے اُونچے تخت بھی (بچھے ہوئے) ہیں اور آبخورے ہیں

سُورۂ غاشیہ

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۴۳	۸۸	مبلغ قرآن ہدایت نامے سے کن صفات پر زیادہ زور دے	بعد رجب	پانچ نبوی	مکہ معظمہ	۲۶ ۳۰

تشریح۔ قرآنی ہدایت نامہ میں وہ کون سے اخلاق و صفات ہیں۔ جس پر چل کر انسان آخرت کے عالمگیر ہیبت ناک دن میں آرام و عیش سے زندگی گذارے گا؟ اور کونسی خصلتیں ہیں جن سے وہاں ذلیل۔ درماندہ اور جہنمی ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے کہ اے مخاطب قرآن تم کو اس عالمگیر دن کی حالت کا کچھ علم ہے۔ جبکہ بعض چہرے ذلیل، تھکے ماندے ہوں گے۔ اور پھر جہنم کی گرم آگ میں داخل ہوں گے۔ اُن کو کھولتا ہُوا گرم پانی پینے کو اور کانٹے دار طعام کھانے کو دیا جائے گا۔ جو کہ نہ بدن کو موٹا کریگا اور نہ بھوک و پیاس بجھائے گا۔ اور بعضے چہرے تر و تازہ اپنی دنیاوی محنت اور اطاعت سے راضی ہوں گے۔ اُونچے مقام والے جنتوں میں ہوں گے۔ جس میں کوئی فضول بیہودہ کلام تک بھی نہ سُنیں گے۔ جس میں نعمتوں کے چشمے جاری ہوں گے۔ تکیئے و فرش لگے ہُوئے ہوں گے۔ پہلی صفت والے لوگ وُہ ہوں گے جنہوں نے دُنیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بغیر، اپنی رائے و خواہش سے زندگی گذاری ہوگی۔ دوسری صفت

مَوْضُوْعَةٌ ﴿١٥﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٦﴾ وَّزَرَابِيُّ

بچھے ہوئے اور گدے ہیں برابر سے لگے ہوئے اور قالین ہیں

مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٧﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٨﴾

اسطرف بچھے ہوئے ، تو لوگ کیا اونٹ پر نہیں کرتے کہ وہ کیسی (عجیب) طرح پیدا کیا گیا

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ

اور آسمان پر کہ کیسی (عجیب) طرح بلند کیا گیا ہے ، اور پہاڑوں پر کہ کیسی طرح

كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿٢٠﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢١﴾

کھڑے کئے گئے ہیں ، اور زمین پر کیسی (عجیب) طرح بچھائی گئی ہے ؟

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢٢﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے ، آپ تو صرف نصیحت ہی کرنے والے ہیں ، آپ اُن پر کچھ مسلط تو

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٣﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٤﴾ فَيُعَذِّبُهُ

نہیں ، ہاں البتہ جو روگردانی کریگا اور کفر کریگا ، تو اللہ اُس کو

اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

بڑی ہی سزا دے گا ، بے شک اُن کا آنا ہمارے ہی پاس ہوگا

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٧﴾

پھر ہمارا ہی کام اُن سے حساب لینا ہوگا

والے لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے نبی صلعم کی اطاعت مثل اونٹ کے کی ہو۔
جو اپنے مالک کا اطاعت گزار ہے اور جن کا نصب العین آسمان جیسا
بلند ہو اور نفسانی اور سفلی خواہشات سے پاک ہو اور اپنے مقصد کے حق
میں پہاڑ جیسے مستقل ہوں۔ اور کامیابی کی صورت میں بھی زمین جیسے عاجز مزاج
وسیع دل و دماغ کے مالک ہوں۔ لہٰذا اے مذکرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان
بہترین اخلاق و صفات کی تعلیم دیا کریں۔ آپ کا مقام یہی نصیحت ہے۔ آپ
ان پر ڈکٹیٹر ہو کر مسلط نہیں ہیں۔ ہاں جو آپ کی نصیحت سے اعراض کریں
بے شک آپ بھی اُن سے بے پرواہ رہیئے۔ اللہ ذوالانتقام ہے۔ خود ان
سے نمٹ لیگا۔ کیونکہ آخر کار یہ لوگ ہمارے پاس ہی آئیں گے۔ تو ہم اُن کا
حساب درست کریں گے۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الفجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣

قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، اور جفت کی اور طاق کی

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ

اور رات کی جب وہ چلنے لگے، یقیناً اس میں قسم ہے صاحب فہم

حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ

کے لئے، کیا آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے پروردگار نے کیا معاملہ قوم عاد کے ساتھ کیا، یعنی قوم ارم ستون

الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُوْدَ

جیسے قد والی، جس کا مثل شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا، اور قوم ثمود کے ساتھ (کیا کیا)

الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي

جو وادیوں میں پتھروں کو تراشتے تھے، اور فرعون میخوں والے کے ساتھ

الْاَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا

(کیا کیا)، جن (سب) نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا، اور ان میں بہت

فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣

ابتری پھیلا دی تھی، سو آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا،

سُورۃِ الفجر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۰	۸۹	مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کی عزت و ذلت حسنِ اخلاق سے ہے	چاشت	مکہ معظمہ	۳۰	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں بتایا گیا تھا کہ اُخروی نعمتیں وراحت حُسنِ اخلاق سے حاصل ہونگی۔ اب اِس صورت میں بتایا جاتا ہے۔ کہ انسان کا حُبِ دُنیا اور اُس کو معیارِ عزت وذلت سمجھنا غلطی ہے۔ بلکہ ضعیفوں، مسکینوں سے حُسنِ سلوک و بدسلوکی ہی عزت و ذلت کا معیار ہے۔ اِس مُدّعا کے لئے قرآنی تعلیم اور اُس کے نتائج بطور دلیل پیش کرکے اور تاریخی طور پر چند اقوام کے بُرے اعمال پیش کرکے آخرت میں نتائج اطمینان دہی ثابت کر دیئے۔ ارشاد ہے کہ جیسا صبح کو وہ بات ظہور پذیر ہوتی ہے جس کے مقدمات رات کو طے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روزِ ازل کی رات کا فیصلہ دنیاوی فجر میں اب ظاہر ہو رہا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ رمضان کے آخری دس راتوں میں جس میں نزولِ قرآن لوحِ محفوظ سے ہوا ہے اُس کا نتیجہ دسویں۔ نویں ذوالحجہ کو مشاہدہ کر لو۔ اور یہ مشاہدہ جب ہوگا کہ

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

بیشک آپ کا پروردگار تاک میں ہے، لیکن انسان! اُسے اُس کا پروردگار جب آزماتا

رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَ

ہے، یعنی اُسے انعام اکرام دیتا ہے، تو کہتا ہے میرے پروردگار نے میری قدر بڑھادی اور

أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي

جب وہ اُسے (اس طرح) آزماتا ہے کہ اُس کی روزی اُس پر تنگ کردیتا ہے، تو کہتا ہے میرے پروردگار

أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ

نے مجھے بے قدر کردیا، یہ بات نہیں، اصل یہ ہے کہ تم لوگ یتیم کی قدر نہیں کرتے ہو، اور دوسروں کو بھی

عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

مسکین کے کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ہو، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو،

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ

اور مال سے بہت ہی زیادہ محبت رکھتے ہو، یہ بات ہرگز نہیں (کہ عذاب نہ ہوگا) جس وقت

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کردیا جائیگا، اور آپ کا پروردگار اور فرشتے آئیں گے،

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ

اور جہنم کو اُس روز لایا جائے گا، اُس روز انسان کو سمجھ

الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي

آئے گی، اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا، اور کہے گا کہ کاش! میں

مسلمانوں پر آزمائش کے ایام کی رات گذرنے لگے تب ظہور میں آئیگا۔ یعنی فتح مکہ کے بعد عرفہ میں تکمیلِ قرآن کا اعلان اور دسویں کو تعمیلِ احکام کا مظاہرہ قربانی وعبادات کی صورت میں دیکھ لو۔ جو عقلمند آدمی ہو وہ سمجھ لے گا کہ قرآنی تعلیم کیسے متضاد عقائد واعمال کے ماحول میں نازل ہونا شروع ہوئی ہے۔ پھر مخالفت ومقابلہ کی اندھیری راتوں کو دیکھو اور آخر کار اتمامِ نعمت وتکمیلِ دین وایثار وقربانی کے نتائج کو دیکھو اور پھر تاریخی واقعاتِ مذکورہ میں خلافِ قرآنی تعلیم یعنی دنیاوی محبت کے شر وفساد کی عمومیت نے اقوام کو کیسے تباہ کیا۔ انسان پر نعمت وزحمت میں امتحان ضرور آتا ہے۔ مگر یہ اپنے کو مستحقِ نعمت سمجھ کر شکرِ نعمت سے غافل ہوجاتا ہے۔ یعنی یتیم مسکین کا حق ادا نہیں کرتا۔ اور پھر مصیبت کے وقت شکوے شکایت کرنے لگ جاتا ہے مگر جب ہنگامۂ قیامت سے نتائجِ عمل ظاہر ہوں گے تو سمجھ لیگا کہ کاش میں اس روزِ آخرت کے لیے کوئی نیک عمل کرتا۔ مگر یہ بے فائدہ آرزو ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت اُس روز بڑی سخت ہوگی۔ اور نیک کردار۔ عاملِ قرآن اطمینان وسکون کے ساتھ خدا کے نیک بندوں کی محفل میں شامل ہوں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سکونِ قلب وعزت وراحت کے لئے تعلیمِ قرآن ہی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس تعلیم کے خلاف رویہ میں تباہی وبربادی ہوگی۔

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ

اپنی زندگی کیلئے کوئی عمل پہلے بھیج چکا ہوتا، غرض اُس دن نہ تو اللہ کے عذاب کی طرح کوئی

اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ

عذاب دینے والا عذاب کرے گا، اور نہ اُس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا جکڑے گا، اے اطمینان والی

الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

روح، تو اپنے پروردگار کی طرف چل، خوش ہوتی ہوئی اور خوش کرتی

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

ہوئی، پھر تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا، اور میری جنت میں داخل ہو۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ البلد مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیس آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی، اور آپ کو اس شہر میں کوئی حلال ہے

الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

والی ہے تم کو قسم ہے باپ کی اور اولاد کی، کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت کیلئے

سورۃ البلد

نمبر سلسلہ ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۹ ۹۰	چند دلائل کے بعد بتایا کہ انسان مسلسل جدوجہد کے بغیر مستقل سرور حاصل نہیں کر سکتا	نبوی چھٹا	مکہ معظمہ	۲۰	۳۰

تشریح: گذشتہ سورت میں عزت کا سبب حسن اخلاق بتایا گیا تھا۔ اب اس صورت میں بتایا جاتا ہے کہ انسان کبھی بھی دنیا میں آرام و راحت کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ انسان کی فطرت مشقت جھیلنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ہاں جسمانی تکالیف برداشت کر کے دنیا میں روحانی قلبی سرور ملیگا۔ آخرت میں جسمانی و روحانی دونوں راحتیں ملیں گی۔ اس مقصد کے لئے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ شہر مکہ کی

فِيْ كَبَدٍ ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝

پیدا کیا ہے ، کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا ،

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

کہتا ہے کہ میں نے اتنا ایک مال اڑا ڈالا ، کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُسے کسی نے

اَحَدٌ ۝ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝

دیکھا نہیں ؟ کیا ہم نے نہیں بنائیں اُس کیلئے دو آنکھیں ، اور ایک زبان اور دو ہونٹ !

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ

اور ہم ہی نے اُسے دونوں راستے بتلائے ، مگر وہ (نیکی) گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا ، اور آپ

اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ

سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے ؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے ، یا کھانا کھلانا ہے فاقہ

يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ

کے دن میں ، کسی رشتہ دار یتیم کو ، یا

مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کسی خاک نشین محتاج کو ، اور تو اور ، یہ اُن لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ

اور انہوں نے ایک دوسرے کو ثابت کی نہائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم کی نہائش کی تھی ، یہی

اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

لوگ داہنے والے ہیں ، اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے

تاریخ پڑھو خصوصاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ۔ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل و ہاجرہ رضی اللہ عنہم کی تکالیف اور باوجود کمال و شرف حضور صلعم کے تکالیف میں مبتلا کا مشاہدہ کر لو۔ اگر کسی انسان کو کمال و شرف کی وجہ سے آرام ملتا۔ تو ان حضرات کو ملنا چاہیے تھا۔ لیکن ان لوگوں کی زندگی دلیل ہے کہ انسان مشقت ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ نیز عمومی انسان پر نظر ڈالو۔ ہر باپ و بیٹا یعنی کل انسان چاہے امیر ہو یا غریب محنت ہی محنت میں زندگی گزار رہا ہے۔ اگر غریب روٹی اور جسمانی آرام کے لئے پریشان ہے تو امیر قلبی و ذہنی سکون کے لئے سرگرداں ہے۔ لہٰذا انسانی زندگی کیلئے ایک بالا طاقت کی رہنمائی میں زندگی گذارنا لازمی ہے۔ اس اصول کو نہ مان کر انسان خیال کرتا ہے کہ میں خود مختار ہوں کسی قانون کا پابند نہیں بنایا گیا ہوں (اَن لَّن یَّقدِرَ علیہ احد) یہ حیران ہے کہ میں نے آرام و سکون کے لئے بیشمار مال خرچ کیا۔ پھر بھی آرام نہ ملا۔ تو کیا ان کے غلط خرچ کو خدا نہیں دیکھتا ضرور دیکھتا ہے۔ کیا ہم نے ان کے حق شناسی کے لئے آنکھیں زبان نہیں دیئے۔ اور حق و باطل کے دونوں راستے واضح نہیں کئے تاکہ یہ اطمینانِ قلب کے بلند راستے پر چلتا۔ اور وہ راستہ یہ ہے کہ کسی گردن کی آزادی، ضرورت کے وقت مسکین کا طعام خصوصاً رشتہ دار بے وسیلہ کی امداد کرنا۔ یہ ہے گھاٹی پر چڑھنا۔ اور پھر ایمان۔ صلوٰۃ اور صبر سے مین و برکت کے اونچے مرتبہ پر پہنچنا۔

أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝

تو وہ لوگ بائیں والے ہیں، اُن پر بند کی ہوئی آگ محیط ہوگی،

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الشمس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پندرہ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ

قسم ہے آفتاب اور اُس کی روشنی کی، اور چاند کی جب وہ آفتاب کے پیچھے آئے، اور دن کی

اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا

جب وہ آفتاب کو خوب روشن کردے، اور رات کی جب وہ آفتاب کو چھپالے، اور آسمان کی اور اسکی

بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا

جس نے اُسے بنایا، اور زمین کی اور اُس کی جس نے اسے بچھایا، اور جان کی اور اس کی جس نے

سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ

اُسے درست بنایا، پھر اُس کی بدکرداری اور اُس کی پرہیزگاری (دونوں) اس کے القا کیا، کہ وہ یقیناً

اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

بامراد ہوگیا جس نے اپنی جان کو پاک کرلیا، اور وہ یقیناً نامراد ہوا جس نے اُس کو دبا دیا،

لہٰذا جس نے غریب پروری۔ رحمت علی الخلق۔ صبر و ایمان و تبلیغ کے طریقہ سے انکار کر کے دنیا میں غلط طریقہ سے آرام طلبی کی کوشش کی۔ وہ بدقسمت دائمی نامرادی کے جہنم میں رہنے گا۔

سورۃ الشمس

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۵	۹۱	انسان کی کامیابی صفل اخلاق سے تزکیہ نفس میں ہے	چار نبوی	مکہ معظمہ	۱۵	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں حقیقی آرام و اطمینان کے لئے مسلسل جد و جہد ایثار و قربانی کے اوصاف بتلائے گئے تھے۔ اس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ آیات آفاقیہ مختلف اشیاء و اثرات نظام قدرت سے انسان پر مختلف اثر یعنی خطرہ و وسوسہ پیدا ہونا لازمی ہے۔ اگر انسان ان مذکورہ مؤثرات سے دب کر اس کا دل ان موجودات میں اٹکا رہا تو یہ اپنی منزل سے یعنی مقام انسانیت سے نیچے رہ کر تباہ ہوا اور اگر ان مؤثرات و موجودات سے پہلو بچا کر خالق مخلوقات تک اس کی نظر پہنچی اور اس مالک کل کے حکم کے مطابق ان اشیاء میں تصرف کر کے بھی کسی چیز کی محبت کو دل میں جگہ نہ دی تو یہ کامیاب رہا۔ آیت ۱۰۔ آگے اس دعویٰ پر ایک تاریخی واقعہ پیش کیا جاتا

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾

قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر تکذیب کی ، جبکہ اس (قوم) کا سب سے بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾

اور اُن لوگوں سے اللہ کے رسول نے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۚ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

پر انہوں نے پیمبر ہی کو جھٹلایا اور اس اونٹنی کو مار ڈالا ، تو اُن کے پروردگار نے اُن پر اُن کے گناہ کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

سبب ہلاکت نازل کی ، پھر سب کو برابر کر دیا اور اس کے انجام (نتیجہ) سے کسی کو اندیشہ پیدا نہیں ہوا

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اکیس آیتیں ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ

قسم ہے رات کی جب وہ ڈھانپ لے ، اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے ، اور اس کی

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ

جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ، کہ بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں ، سو جس نے

ہے۔ کہ قومِ ثمود کو دُنیا کے مال و دولت نے اپنی طرف مائل کر دیا۔ اور نفسِ انسانی مادی شہوات میں گرفتار ہُوا تو مالکِ حقیقی کا پیغام رسولِ وقت سے قبول نہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان سفلیات کے عشق میں نفس کو ملوث کر دیا۔ تو مقامِ انسانیت تک نہ پہنچ سکے اور تباہ و برباد ہو گئے۔ اور نظامِ ربّی میں اس واقعہ سے کوئی فتور نہ آیا۔ اُن کی تباہی سے بلکہ انسانیت کے ماتھے سے سیاہی کا داغ صاف ہو گیا۔ (وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا)

سورۃ اللّیل

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوعِ سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۸	۹۲	اعمال کی قبولیت کی شرط مرکزِ ہدایت کے ساتھ نبوی تعلق پر ہے	ابتدا رچار	مکہ معظمہ	۲۱	۳۰

تشریح: گذشتہ سورت میں بتایا گیا تھا کہ انسان اگر غیر اللہ سے دِل بستگی نہ کرے تعلیم نبوی کے موافق عمل کرے تو نجات میسّر۔ اور اگر سفلیات کی محبت میں گرفتار ہو کر خالق تک رسائی سے محروم رہا تو تباہی مقدّر۔ اِس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ اعمال اُس وقت نفع بخش ہوتے ہیں جبکہ وہ مرکزِ ہدایت یعنی ربِّ کریم کے رضا و حکم کے مطابق ہو۔ چنانچہ چند دلائل لاکر بتا دیا کہ اختلافِ اعمال قدرتاً

أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ

دیا اور ڈرا اللہ سے ۝ اور اچھی بات کو سچا سمجھا ۝ سو ہم اس کیلئے راحت کی

لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ

چیز آسان کر دیں گے ۝ اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی اور اچھی بات

بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ

کو جھٹلایا ۝ سو ہم اس کے لئے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے ۝ اور اس کا

عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى

مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ ہلاک ہونے لگے ۝ بیشک ہمارے ہی ذمہ راہ بتانا ہے

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

اور بیشک ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا بھی تو میں نے تم لوگوں کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے

تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

ڈرا دیا ہے ۝ اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا ۝ جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی ۝

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝

اور اس سے بڑی پرہیزگار دور رکھی جائے گی ۝ جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ پاک صاف ہو جائے

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ

اور اس کے اوپر کسی کا احسان نہیں کہ وہ اس کا بدلہ اتارے ۝ بلکہ وہ صرف اپنے

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کیلئے کرتا ہے ۝ اور وہ عنقریب یقیناً خوش ہو جائے گا ۔

لازمی ہے لہٰذا نتائج اعمال سہولت و عسرت میں بھی لازمی ہے۔ رات جب چھا جاتی ہے اور دن جب روشن ہو جاتا ہے۔ نیز تمام مادہ کے فعال و عوامل سب کے افعال تکوینی و قدرتی طور پر مختلف ہیں۔ لہٰذا نتائج بھی مختلف ہیں۔ اب جس نے حکم خداوندی کے مطابق نعمت کو خرچ کیا اور نافرمانی سے بچ گیا اور ہدایت ربی (المسنہ) کی تصدیق کی تو ایسے شخص کیلئے ترقی کے مدارج کا راستہ آسان ہو جائیگا جو کہ عین اسلام ہے۔ اور جو شخص بخل سے کام لیگا اور خدائی رہنمائی سے بے نیازی برتیگا اور کلمہ حسنیٰ یعنی اسلام سے روگردانی کریگا تو ایسے شخص کیلئے دین فطرت یعنی اسلام پر چلنا قدرتاً مشکل ہو جائیگا۔ اور آخر کار جہنم میں جائیگا۔ اس شخص کا مال اس وقت کچھ فائدہ نہیں دیگا۔ چونکہ انسان اپنے خیال و وسوسہ اور عمل کے لحاظ سے ایک نقطہ پر نہیں آسکتا تھا اس لئے میں نے ہدایت نامہ اُسے دیا تاکہ یہ تباہی سے بچ سکے۔ کیونکہ دنیا و آخرت کے نتائج سے میں ہی واقف تھا۔ لہٰذا اس ہدایت نامہ کے ذریعہ ناکامی کے انجام سے تم کو ڈرایا گیا۔ اس تباہی میں وہ شخص گرے گا جس نے حکم خداوندی کی تکذیب کرکے اطاعت سے منہ موڑا۔ اور وہ شخص تباہی سے بچے گا جو اپنے طیب مال کو فقط رضائے الٰہی کیلئے خرچ کریگا نہ کہ کسی دنیاوی فائدہ کے لئے۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

قسم ہے دن کی روشنی کی، اور رات کی جب وہ قرار پکڑے، کہ آپ کے پروردگار نے آپکو نہ چھوڑا ہے

وَمَا قَلٰى ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤

اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے، اور آخرت آپ کیلئے دنیا سے ابتدا بہتر ہے،

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ

اور عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو اتنا عطا کریگا کہ آپ خوش ہو جائیں گے، کیا اللہ نے آپکو

يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ

یتیم نہیں پایا پھر آپ کو ٹھکانا دیدیا، اور آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتا دیا، اور آپکو ناوار پایا

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩

تو مالدار بنا دیا، تو آپ بھی یتیم پر سختی نہ کیجئے،

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ

اور سائل کو مت جھڑکئے، اور اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

نعمتوں کا تذکرہ بھی کرتے رہا کیجئے،

سُورَۃِ وَالضُّحٰی

نمبر سلسلہ	ترتیبِ مصحف	موضوعِ سورت	وقت نزول	مقام	آیات	پارہ
۲	۹۳	انسانِ حقیقی کی تشکیل ہمیشہ جاری رہتی ہے	پہلی نبوی	مکہ معظمہ	۱۱	۳۰

تشریح: چونکہ انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو حاکم و مربّی بھی وہ ذات ہی ہو سکتی ہے (اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ) اور اسی حاکمیت کے تقاضا نے یہ اعلان کیا (اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَ اِنَّ لَنَا الْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی) اور انسان کو بصورتِ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ حقیقت واضح کر دی کہ اگر انسان اپنے مالک و خالقِ حقیقی کو سمجھ کر اس کے حکم کے

مطابق اپنے فرض منصبی میں مشغول رہتے تو دنیاوی مادی علائق وقتی
غیر اختیاری رکاوٹیں اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ بلکہ یہ رکاوٹیں ہی
اس کی ترقی کا زینہ بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ بہتے ہوئے پانی کو تھوڑا سا روکا جائے
تو اس کی رفتار اس روک و ٹکر سے اور تیز ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ محکمہ انہار والے
نہروں میں یہ عمل کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عامل انسان محکم ارادہ یقین کامل
اور عمل پیہم سے تمام رکاوٹوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتا ہے اور بام
عروج تک پہنچ کر واصل الی المقصود ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے سمجھنے کے لئے
اللہ کریم نے چند قدرتی نشانیاں بیان فرما کر بتا دیا۔ یہ اختلاف و تبدل حالات
جیسا کہ آفاق میں نقصانی نہیں ہیں۔ ایسا ہی انفس میں بھی نقصانی نہیں بلکہ
ترقی کا زینہ ہے۔ وَالضُّحٰی وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی۔ جیسا کہ دن کے بعد رات کا وارد
دوسرے دن کے لئے نقصانی نہیں بلکہ دوسرے دن کو قریب کرنے والی ہے
ایسا ہی انسانی قلب کی زمین پر رحمت الٰہی کی روشنی کے بعد بدنی طبعی اسباب
سے توجہ الی اللہ میں کمی اور نقصان کا سبب نہیں ہے۔ بلکہ اگلے توجہ و رحمت
کے لئے باعث ترقی ہوتا ہے۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلۡاٰخِرَةُ
خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى۔ چونکہ یہ
مضمون بڑا باریک و نادر تھا۔ ذہن انسانی اس بلند مضمون کو جلدی نہیں پہنچ

سکتا تھا۔ اس لیے جسمانی مثالیں پیش کر کے واضح کر دیا گیا کہ اے انسان! تم اپنے جسمانی مادی ابتدائی نعمتوں کو یاد کر کے دیکھو کہ میری رحمت نے جب تمہاری ابتدائی پرورش بے سروسامانی میں کی تو کیا اب میں اپنے صنع کو نامکمل چھوڑ کر آئندہ کمال تک اس کو نہ پہنچاؤں گا۔ ضرور اس خودکاشتہ پودے کو مکمل کر کے چھوڑوں گا۔ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا تا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى البتہ اس پودے کے جراثیم سے تم خود بچو۔ یعنی کہ انسانیت کے درخت کے چھوٹے چھوٹے پتوں کونپلوں کو اپنے وجود سے مت کاٹو اور اپنی جڑوں کو زمین سے پانی چوسنے میں بخل سے کام مت لو۔ اور اپنی خوبصورت تروتازہ ٹہنیوں کو نیچے زمین پر مت رکھو۔ بلکہ فضا و ہوا میں بلند رکھو۔ تاکہ اوپر سے بھی غذا ملے۔ اِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ اور نیچے سے بھی۔ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ سے تا فَحَدِّثْ تک مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا ہے اور ہم نے آپ پر سے وہ آپکا بوجھ اتار دیا

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤

جس نے آپ کی پشت توڑ رکھی تھی، اور آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کر دیا،

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦

سو مشکلات کے ساتھ آسانی ہونے والی ہے، بیشک مشکلات کے ساتھ آسانی ہونیوالی ہے

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

تو جب آپ فارغ ہو جایا کیجئے ریاضت کیا کیجئے، اور اپنے پروردگار ہی کی طرف توجہ کیجئے

سورۃ الم نشرح

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۳	۹۴	مومن کے ترقی کے باطنی و روحانی قوتوں کا ذکر	پہلی نبوی	مکہ معظمہ	۸	۳۰

تشریح:۔ یہ سورت سورۃ الضحیٰ کا تتمہ یا فصل دوم ہے۔ موضوع ایک ہے جیسا کہ وہاں بتایا گیا تھا کہ جب انسان (بصورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حکم خداوندی کی تبلیغ و اشاعت میں مصمم ارادہ کرلے تو اللہ رب العالمین اس کو ظاہری امداد مثل معاونین مالی ذرائع، طریق کار از خود مہیا کرتا ہے۔ بشرطیکہ یہ بھی بے آسرا (بے نوا) غریب لوگوں پر نظر رحمت رکھ کر اپنی خداداد نعمتوں کو اُن سے منع نہ رکھے۔ اسی طرح اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ مبلغ کے لئے اللہ کریم باطنی قوتیں یعنی اُس کے اپنے پروگرام پر یقین (شرح صدر) عطا کرتا ہے۔ اور اس کو غیب سے معاونین دلا دیتا ہے۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ الخ اور اس کی شہرت پروپیگنڈہ کے اسباب خود مہیا کر دیتا ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بشرطیکہ مبلغ مسلسل جدوجہد کرے۔ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ نیز باوجود ظاہری جدوجہد اپنے رب سے ہر وقت رابطہ قائم رکھے۔ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ،

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ التین مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا

قسم ہے انجیر اور زیتون کی، اور طور سینا کی، اور اس

الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ

امن والے شہر کی، کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ

تَقْوِيْمٍ ۖ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا

پیدا کیا ہے، پھر ہم اسے پستوں سے بھی پست کر دیتے ہیں، البتہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے تو ان کیلئے اجر غیر منقطع

مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾ اَلَيْسَ

ہے، تو کون سی چیز تجھے بدلہ کی تکذیب کرا رہی ہے، کیا

اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۭ﴿۸﴾	
اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟	

سُورۃ التّین

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۷	۹۵	فطرتِ انسانی احکام و صلاحیت	نبوی چار	مکہ	۸	۳۰

ہدایت نجات کا دار و مدار
عمل اختیاری پر ہے۔

تشریح:۔ سورۂ ہائے سابقہ میں انسانی فطرت کا بیان تھا۔ اِس سُورت میں بھی یہی مضمون ہے۔ یعنی کہ انسان بذاتِ خود نیک ہے یا بد۔ صلاحیتِ کار کا دار و مدار عمل پر ہے یا انسان مطلقاً بدی پر مجبور پیدا کیا گیا ہے؟ دنیا کی مختلف اقوام کا یہ فیصلہ ہے کہ انسانی فطرت گناہ پر پیدا ہوئی ہے انسان حیوان ہی کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔ جس سے بے شمار غلط نظریے پیدا ہوئے۔ جس پر بحث کی یہاں گنجائش نہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ انسان صحیح سادہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوا ہے۔ یہ اپنے عمل سے فرشتوں سے بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور عملِ بد سے حیوانات و شیاطین سے بھی بازی لے جاتا ہے۔ اِس سُورت میں چند قدرتی نشانیاں بطور دلیل لاکر انسان کی پیدائشی صلاحیت کو ثابت کر دیا ہے اور عمل کے نیک و بد نتائج سے یوم الجزاء کا اثبات کر دیا ہے۔ التّین سے بعض لوگ مسجدِ نوح جو جبلِ جودی پر ہے مُراد لیتے ہیں۔ زیتون سے بیت المقدس، طُورِ سینا

سے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا مقامِ ہمکلامی ہے۔ اور بلدِ امین سے مکہ معظمہ مراد لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ معنی بھی بن سکتے ہیں۔ لیکن مضمونی سورت کے لئے التین سے میوۂ انجیر ہی لیا جائے۔ اور زیتون سے بھی وہی درختِ زیتون ہی لیا جائے جیسا کہ مختلف تفاسیر و روایاتِ صحابہ میں ہے تو بہتر رہے گا۔ اللہ کریم انسانی ترکیب و تقویم پر شہادت پیش کرتا ہے کہ جیسا انجیر کے کل اجزاء ظاہر و باطن ایک ہی جیسے ہیں اور ہر جزء مفید ہے۔ فضلہ اس میں نہیں ہے۔ ایسا ہی انسانی جسم اللہ کریم نے بہت عمدہ تسویہ سے بنایا ہے۔ اور جیسا زیتون کے درخت کے ہر جزء میں تیل موجود ہے۔ اللہ کریم نے انسان میں روحِ حیوانی ہر جزءِ انسان میں رکھ لی ہے اور جیسا جبلِ طور میں تجلی ہائے الٰہی سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ بنا۔ انسان میں روحِ انسانی جوہرِ عقل سے دیگر حیوانات سے بواسطہ نطق و کلام ممتاز ہوا اور جیسا بلدِ امین مقامِ عشاق و محبان الٰہی ہے۔ ایسا ہی انسان میں روحِ الٰہی و عشقِ ربی کا لطیفہ رکھ دیا گیا ہے۔ یعنی جب انسان کی تخلیق جسم روحِ حیوانی، روحِ انسانی یعنی عقل روحِ الٰہی، جوہرِ عشق سے مرکب ہے۔ تو اس میں ترقی و عروج کے لئے غیر متناہی قابلیت ودیعت کر دی گئی ہے۔ اب اگر انسان اپنی حقیقت کی پہچان سے جاہل رہا۔ اور ان مذکورہ

قوتوں کو صحیح برمحل استعمال نہ کیا تو سب مخلوق سے زیادہ محتاج و ذلیل ہوگا اور قعرِ تنزل میں گریگا۔ اور اگر ان قوتوں کو سمجھ کر انہیں صحیح استعمال کیا۔ تو اکرامِ بر و بحر زمین و آسمان کا مستحق ہوگا۔ لہٰذا اپنے خالق پر ایمان اور اُن قوتوں کے خالق کے منشاء کے مطابق استعمال سے انسان اشرف المخلوقات کے مقام کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور گرنے کے بعد بھی اگر پھر اپنی اصلاح چاہے۔ تو وہی ایمان باللہ و عملِ صالح اس کا علاج ہے۔ تو جب دار و مدار عزت و ذلت کا انسان کے اختیاری عمل پر رہا تو ان نتائج کے کامل ظہور کا وقت بھی لازمی ہے کیونکہ دنیا میں قویٰ کے صحیح و غلط استعمال کے نتائج لازمی طور پر انسان کو مکمل نہیں مل سکتے۔ کیونکہ دنیا مادی نتائج کی جگہ ہے اور انسانی قویٰ میں غیر مادی قویٰ روحِ الٰہی کا نتیجہ غیر مادی عالم ہی میں ظاہر ہوگا۔ نیز حاکم حقیقی اپنی عطا کردہ نعمتوں کا حساب بھی ضرور لیگا۔ لہٰذا نتائج اعمال و یوم الحساب کے ایمان کے دعویٰ کو کون جھٹلا سکتا ہے ضرور انسان کو تمام نعمتوں اور قوتوں کے استعمال کی جواب دہی دینی ہوگی۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ العلق مکہ میں نازل ہوئی اور (۱۹) کل انیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

آپ پڑھئے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے، جس نے انسان کو خون

مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ

کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعہ

بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ

سے تعلیم دی (جس نے) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دیدی جنہیں وہ نہیں جانتے تھے، ہاں ہاں بیشک

الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى

انسان حد سے نکل جاتا ہے، اس بناء پر کہ اپنے کو مستغنی سمجھتا ہے، تیری واپسی

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا

تیرے پروردگار ہی کی طرف ہوگی، کیا اس شخص کا حال تو نے دیکھا جو بندہ (خاص) کو روکتا ہے

اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾

جب وہ نماز پڑھتا ہے، کیا تو نے دیکھا کہ وہ بندہ اگر حق پر ہو

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾

یا وہ تقویٰ کی ہدایت کر رہا ہو، کیا تو نے یہ دیکھا کہ وہ (دوسرا شخص) (حق کو) جھٹلا رہا ہو اور (اس سے) روگردانی کرتا ہو

سورۃ العلق

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	مقام	وقت نزول	تعداد آیات	پارہ
۱	۹۶	قبولیت وحی کے لحاظ سے	مکہ معظمہ	ابتدار	۱۹	۳۰

سے انسان دو قسم کے ہیں

تشریح:۔ اوپر کئی سورتوں میں انسانی فطرت کے مختلف پہلو بیان کیے گئے۔ اب یہاں تمام قرآن کا خلاصۂ مضامین چند مختصر سورتوں کی صورت پر تا ختم قرآن بیان ہو رہا ہے تو سورت ہذا میں یہ بیان ہے کہ جب انسان دو بڑے اجزا کا مرکب ہے جسم اور قلب روح۔ تو جسم کی بقا و صلاحیت کے ظاہری اسباب اللہ کریم نے پیدا کئے ہیں۔ لہٰذا روح کی بقا و صلاحیت کے لئے بھی روح جیسے غیر مرئی غذا کی ضرورت تھی جس کو وحی الٰہی کہتے ہیں۔ (یعنی انسان کی نجات دارین بغیر وحی الٰہی کے غیر ممکن ہے) یہ تو عوام کو بھی معلوم ہے کہ سورت ہذا کی ابتدائی پانچ آیتیں بالکل ابتدائی وحی کی ہیں۔ اور بعد کی آیتیں بعد کی نزول ہیں لیکن مضمون کی یکسانیت کی وجہ سے دونوں قسم کی آیتوں کو اکٹھا ایک سورت میں جمع کر دیا گیا۔ اوّل حکم اسم ذات پڑھنے کا ہے۔ اس لئے بعض صحابہ و علماء نے بسم اللہ پڑھنے کا حکم یہاں سے لیا ہے پھر اللہ کریم نے اپنی پہلی معرفت بحیثیت خالق کے کرا دی (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ) پھر انسان کی جسمانی حقیقت بتلا دی (خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ) پھر تبلیغ حق کا حکم دیا۔ اور صفت کریمی سے مبلغ کی تائید فرما دی (اِقْرَاْ وَ

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ

کیا اُسے خبر نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے ؛ ہاں ہاں، اگر یہ شخص باز نہ آیا

لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

تو ہم اُسے پیشانی (کے بال) پکڑ کر گھسیٹیں گے، پیشانی (بھی کیسی!) دروغ و خطا میں آلودہ

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا لَا

اچھا تو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلاتے ہیں، خبردار آپ

تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

آپ اس کا کہا نہ مانئے اور نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل کرتے رہئے

رَبُّكَ الْاَكْرَمُ) پھر انسان کے دونوں اجزاء کے لئے اُس کی ترقی کے اسباب بتلا دیئے۔ پہلے کے لئے (الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) دُوسرے حصے یعنی رُوحی تربیت کے لئے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ اگرچہ قلم بھی دو قسم کے ہیں ایک یہ مادّی قلم اور دُوسرا نوری قلم جس سے تعبیر اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ و نُوْنٌ وَالْقَلَمِ آیات و حدیث میں ذکر ہے۔ اِشارۃً اس سے بھی مادّی و رُوحانی غذا کی طرف اشارہ ہے۔ آگے (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی) سے انسان کی تقسیم بحیثیت قبولیت اس غذائے جسمانی و روحانی کا بیان ہو رہا ہے کہ انسان مادّی اسباب سے اپنے آپ کو مخلوق سے بے نیاز سمجھ کر خالق سے بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور روحانی غذا سے انکار کر جاتا ہے۔ اور دُوسری

قسم انسان کی وُہ ہے جو کہ وحی الٰہی یعنی اُن علُوم کو قبول کرتی ہے۔ جو خدا کی جانب سے نازل ہوں۔ انسانی طاقت سے اس کا حصول ممکن نہ تھا۔ (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی وَکَذَّبَ وَتَوَلّٰی) سے اوّل قسم مراد ہے۔ اور عَبْدًا اِذَا صَلّٰی سے دوسری قسم مراد ہے۔ اوّل کی گمراہی کا سبب اِستغنیٰ عَنِ الخالق بتلایا۔ اِنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی۔ اور دوسرے کا عمل اِذَا صَلّٰی وَکَانَ عَلَی الْھُدٰی وَاَمَرَ بِالتَّقْوٰی بتایا۔ اوّل کا انجام نَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ الخ بتایا اور دُوسرے کا واسجد اقترب بتادیا۔ خلاصہ یہ ہُوا کہ انسان بغیر وحی الٰہی کے دُنیا و آخرت میں نجات نہیں پا سکتا۔ اس لئے ربّ کریم نے وحی کے ذریعہ انسان کو وہ علوم عطا کر دئے جو انسانی دسترس سے باہر تھے۔ لہٰذا جو آدمی خدا سے بے نیاز ہُوا اور اس نے دُنیاوی جاہ و حشمت سے دھوکہ کھا کر خدائی ہدایت سے بے نیازی اختیار کی۔ اہلِ حق کا مقابلہ کیا۔ وُہ دنیا و آخرت میں تباہ و برباد ہُوا۔ اور جس نے قرآن و نبی صلعم کے ذریعہ ہدایتِ الٰہی کو قبول کیا وہ خدا کے قرب و رضا کا مستحق ہُوا۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۃ القدر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

بیشک ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں اتارا ہے ، اور آپ کو خبر ہے کہ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شب قدر ہے کیا ! شب قدر ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے

شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ

اس رات فرشتے اور روح القدس اترتے ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے

رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہر امر خیر کیلئے ۔ سلامتی (ہی سلامتی) ہے وہ رہتی ہے طلوع فجر تک !

سورۃ القدر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	نظام	تعداد آیات	پارہ
۶	۹۷	حقانیت و عظمت قرآن	ختم تین نبوی	مکہ معظمہ	۵	۳۰

تشریح:۔ سورۃ العلق میں بتایا گیا تھا کہ مومن کسی کافر کے پروگرام و مسلک کی ہرگز پیروی نہ کرے تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ پھر مومن کا پروگرام و نظام زندگی کیا ہے اس سورت میں جواب دیا گیا کہ اس بابرکت و عظیم کلام کے سوا اور کسی پروگرام کی ضرورت تا قیامت نہیں ہے کیونکہ اس عظیم ہدایت کو علیم و خبیر خدا نے نازل کیا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ۔ اور ایسے مبارک شب یعنی وقت میں نازل کیا ہے جس میں خدائی حکومت کے بجٹ کے فیصلے اقوام و افراد کے ترقی و تنزل موت و حیات کی بابت ہوتے ہیں۔ اور ہر اہم پُر حکمت کام کے فیصلے دربار خداوندی سے عملدرآمد کیلئے دے دیئے جاتے ہیں۔ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بمعنی تقدیر و اندازہ و شرف۔ دونوں حیثیتوں سے یہ مبارک فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ وقت نزول کی تخصیص اور ذات الٰہی کی طرف سے نزول اس کی اہمیت و عظمت کے گواہ ہیں۔ چونکہ کسی کام کی تکمیل کی بابت دو اہم حصے ہوتے ہیں۔ ایک کام کی بابت قطعی فیصلہ، دوسرا اس کے عملی ظہور کا زمانہ اور قصد و نیت مصمم ہی دراصل کام کا اہم حصہ ہے اس لئے حضور صلی

اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ نیّت المؤمن خیرٌ من عملہٖ نزولِ قرآن کے فیصلے کے وقت اس کی تکمیل اشاعت سے گویا نصف کام سے زیادہ ہوگیا۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو تسلی دی جاتی ہے کہ تمہارے اوپر قرآن مجید کی اشاعت و عملدرآمد کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے

سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا، وہ ناقابلِ برداشت نہیں بلکہ ممکن العمل ہے کافی کام ہوچکا ہے۔ لہٰذا قرآن پر عملدرآمد کیلئے تیار ہوجایئے۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بتایا گیا کہ قرآن مجید کو اہلِ زمین پر نافذ کرنے اور دستورِ حیات بنانے کا ہمارے فیصلے و ارادے سے نصف سے زیادہ کام ہوچکا ہے۔ اب تمہارے ذمّے اس کا عملدرآمد باقی ہے۔ چنانچہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم خود اور آپ کے خلفاء و متبعین کے ذریعے قرآن بحیثیت اساسی و بنیادی آئین بلا کسی شرح و تفسیر کے ہجری ۸۶ بہ زمانہ عمر بن عبدالعزیز تک جبکہ ولید نے حضرت عمر ابن عبدالعزیز کو مدینہ کا گورنر مقرر کیا۔ اور اس وقت مدینہ کے علماء کو جمع کرکے سنّت کو منظم طور پر لکھنے کا حکم دیا۔ اس وقت تک قرآن دُنیائے اسلام کے اکثر حصّہ کا آئین بن چکا تھا۔ اقصائے چین سے تا مغرب شمالی عرب سے تا سندھ کیلئے قرآن آئین تھا۔ آپ نے دیکھا کہ خدا کے ارادے و فیصلے کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا کام کتنا بابرکت و آسان ہوا۔

کہ ایسا پُر رحمت و حکمت آئین روئے زمین پر بن گیا۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔ کیونکہ خداوندی فیوضات و رحمت کے فرشتے، ہر قسم کی امداد خصوصاً روح الامین کی امداد آپ کے ساتھ تھی جس کام کا آپ نے ارادہ کیا تکمیل پذیر ہوا۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ اور یہی زمانہ خیر ہی خیر کا ہے۔ حدیث ہے خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ اس پر دال ہے۔ اور یہ شب بحیثیت تعین بروج آفتاب تا طلوع فجر ہے۔ اور بحیثیت زمانہ آئین قرآن تا قیام قیامت ہے۔ یعنی قرآن تا قیامت دستور و آئین خداوندی کی صورت میں دنیا میں رہے گا۔ تشریح و تفسیر اقوام عالم کے لئے بین الاقوامی قانون رہے گا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ چونکہ قرآن مجید مالک الملک حاکم حقیقی کا قانون ہے۔ لہٰذا اب سے یہ عربی قومیت کے لئے بلا کسی تشریح و تفسیر کے ہزار مہینے قانون رہے گا۔ اور پھر تشریح حدیثی و فقہی کے ساتھ تا قیامت بین الاقوامی قانون کی صلاحیت کے قابل رہے گا۔ لہٰذا آپ کو کسی کافرانہ نظام و آئین کی ضرورت نہیں۔ كَلَّا لَا تُطِعْهُ (سورۃ العلق)

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ البینۃ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ

جو لوگ کافر تھے اہلِ کتاب اور

الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾

مشرکین میں سے باز آنے والے نہ تھے، جب تک کہ اُن کے پاس ایک واضح دلیل نہ آتی

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا

(یعنی) اللہ کا ایک رسول جو انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے، جن میں

كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

درست مضامین درج ہوں، مگر جو لوگ اہل کتاب تھے وہ تو

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾

اس دلیل کے آنے کے بعد ہی مختلف ہوئے،

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

حالانکہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ دین کو اُسی کیلئے خالص

الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

رکھیں یکسو ہو کر، اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں

سُورۃُ البیّنۃ

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوعِ سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۴	۹۸	قرآن مجید جب تک عملی	چار ہجری	مدینہ منورہ	۸	۳۰

انسان کے نمونہ پر نہ ہو
دنیا کی اصلاح نا ممکن ہے

تشریح: سورۂ سابقہ میں عظمت و حقانیتِ قرآن کا ذکر تھا۔ اب اس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ قرآن مجید سے فائدہ مخلوق کو تب حاصل ہوگا جبکہ یہ آئین و اصول کسی عملی انسانی صورت کی شکل میں پیش ہو جائے۔ کیونکہ بنیادی تعلیم تو کسی نہ کسی صورت میں سابقہ ادیان میں بھی موجود ہے۔ مگر عملی انسان اور مذاہب کے تابعداروں میں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اب برائیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک عملی نمونہ چاہیئے تاکہ لوگوں کو خدائی فرمان کی سمجھ و عمل میں کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اور وہ باعمل انسانِ اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت و بندگی اور ہر شعبۂ زندگی میں فقط اس کی اطاعت اور جن کے عملی نظام کا خلاصہ ہے اقامۃ الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ۔ مگر ادیانِ سابقہ خصوصاً یہود و نصاریٰ کے اس مذکورہ بالا تعلیم کے تسلیم نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر متفقہ فیصلہ کیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع اس پروگرام کے تشریف لائے [illegible]

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

یہی طریقہ ہے (ان) درست مضامین کا ، جو لوگ اہل کتاب اور

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

مشرکین ہیں سے کافر ہوئے وہ دوزخ کی آگ میں پڑیں گے جس میں

فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہمیشہ رہیں گے ، یہی لوگ بدترین خلائق ہیں ، جو لوگ کہ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ، تو یہی لوگ بہترین خلائق ہیں

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

اُن کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشگی والی بہشتیں ہیں جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ

نیچے نہریں جاری ہونگی جہاں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ، اللہ اُن سے خوش

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

رہیگا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے ، یہ اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے

قائم ہوئی تو اس کے بعد بعض اہلِ کتاب نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور بعض نے انکار کیا۔ حالانکہ یہ نہ مٹنے والا پروگرام تھا۔ یہ کسی خاص زمانے اور کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہ تھا۔ لہٰذا اب اس تعلیم قرآنی کے ظہور و اشاعت کے بعد نتیجہ یہ ہوگا کہ جس نے اس ہادی و ہدایت سے انکار کیا۔ وہ جہنمی ہوگا۔ اور ذلیل ہوگا۔ کیونکہ یہ جماعت دُنیا کے بے کار، بے عمل اور ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہے۔ یہ جماعت اپنے مقصد پیدائش سے غافل و انکاری ہے۔ لہٰذا ردّی کی ٹوکری یعنی جہنم میں ڈالنے کے قابل ہے۔ اور جس نے اس ہادیٔ برحق اور ہدایتِ دائمی کو قبول کیا وہ آرام و راحت، عزت و اکرام کی دنیا دی اخروی دائمی جنت میں ہوگا۔ کیونکہ اُن کی عملی زندگی سے خُدا راضی ہوا۔ لہٰذا خدائی انعام وصلہ کی صورت میں یہ خدا سے راضی ہوں گے۔ یہ مقامِ رضا کا مرتبہ اُن لوگوں کی تقدیر میں لکھا گیا ہے جو دُور اندیش اور عاقبت اندیش ہوں۔ انجامِ کار پر جن کی نظر ہو تو اس کے لئے تیاری بھی اس دنیا میں کرتے ہیں۔ وہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتابِ حقانی سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

لہ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ۔

سورۃ الزلزال مدنیۃ وھی ثمان ایات

سورۃ الزلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ

جب کہ زمین اپنی جنبش سے اچھی طرح ہلا ڈالی جائے، اور زمین اپنے بوجھ

الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣

باہر پھینک نکالے، اور آدمی بول اٹھے کہ اسے (یہ) کیا ہوا؟

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥

اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کر گزرے گی، بسبب اس کے کہ آپ کے رب کا حکم

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

ہوگا اس روز لوگ گروہ گروہ واپس ہو رہے ہوں گے، کہ اپنے اعمال کو دیکھیں، سو جو

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ

کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا، اسے دیکھ لے گا، اور جس کسی

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

ذرہ بھر بھی بدی کی ہوگی اسے بھی دیکھ لے گا،

سُورَۃُ الزِّلزَال

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۰	۹۹	جزائے اعمال لازمی ہے	چار نبوی	مکہ معظمہ	۸	۳۰

تشریح: سورت کا مرکزی نقطہ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ تا شَرًّا يَّرَهٗ ہے۔ گذشتہ تین سورتوں میں علی الترتیب مضمون یہ ہے۔ کہ انسانی فطرت کے لئے وحی لازمی ہے اور وہ وحی قرآن عظیم کی صورت میں ہر مشکل کا حل ہے اور قرآن بغیر مجسم صورت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصلاحِ عالم کے لئے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ تو سورت ہذا میں بتا دیا کہ ان تینوں سورتوں میں دار و مدار عمل ہی پر ہے۔ عمل نیک ہو یا بد اُس کا نتیجہ لازماً عامل کو مل کر رہے گا۔ دنیا یا آخرت میں۔ اور جب یہ مادی عالم ختم ہو جائے تو دوسرے معنوی عالم میں اعمال ہر شخص و گروہ کا مجسم ہو کر انسان کے ساتھ مثل کارٹون کے چپک جائیں گے یہ قانونِ الٰہی ہے جو کہ ہٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ اُس دن انسان اپنے اعمالِ سیئہ کو سامنے دیکھ کر حیران ہو کر پوچھے گا یہ کیا ہوا؟ مگر راہ فرار نہ ملیگا لہٰذا انسان آخرت میں جس نتیجہ کا خواہشمند ہو تو دنیا میں اُس کے لئے وہی عمل اختیار کرے۔ یہ ہے دُور اندیشی عاقبت اندیشی۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ العٰدیٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ

قسم ہے گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں، پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح وقت حملہ کرتے ہیں

صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝

کرتے ہیں، پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں، پھر اس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں،

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

بیشک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے، اور وہ خود بھی اس پر

لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اَفَلَا

گواہ ہے، اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے، اس کو وہ وقت

يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي

کیا معلوم نہیں جب زندہ کئے جائیں گے جو کچھ مردے قبروں میں ہیں، اور آشکارا ہو جائے گا جو کچھ

الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝

دلوں میں ہے، بیشک پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا پورا آگاہ ہوگا،

سُورۃ العٰدِیٰت

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۹	۱۰۰	مختلف نظریات سے انسان کی ناشکری بتائی گئی ہے	چار نبوی	مکہ معظمہ	۱۱	۳۰

تشریح:۔ گذشتہ سورت میں بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے نیک و بد عمل کو چاہے کتنا تھوڑا یا زیادہ ہو دیکھ لیگا۔ اب اس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ نیک و بد کا اعتبار قلبی صفت کے لحاظ سے ہے نہ کہ ظاہری دعویٰ سے۔ چنانچہ ہر انسان اطاعت و محبت الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر یہ خود ذرا اپنے جانوروں مثلاً گھوڑے، اونٹ کو دیکھے کہ بحیثیت مالک ہونے کے گھوڑے سے کیا توقع رکھتا ہے۔ یعنی اس کو دوڑا کر دشمن کی جمعیت میں داخل کر کے سخت محنت میں ڈال کر اس کے پاؤں سے آگ نکالتا ہے۔ تب تو یہ خوش رہتا ہے۔ ورنہ اگر گھوڑا مالک کے اس منشا کو پورا نہ کرے تو گھوڑے کو سزا دے کر مار دیتا ہے کہ یہ نافرمان ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ گھوڑے پر سوار ہو کر صبح کی نیند اپنے اوپر حرام کر کے گھوڑے کو اتنا تیز دوڑاتا ہے کہ پاؤں سے آگ نکلے۔ اور زمین کو پھاڑ کر گرد و غبار پھیلا کر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کی جمعیت میں گھس جاتا ہے تو یہ سب دنیوی دولت کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس نے خدا کی رضا کے لئے بھی اتنی کوشش کی ہے؟ یقیناً انسان اگر خدا کی اطاعت و رضا کے لئے ایسا نمونہ نہ دکھائے جیسا کہ میدانِ جنگ میں یہ دکھاتا ہے تو یہ انسان بڑا ناشکرا ہے۔ حدیث نبوی اس مقام پہ دیکھو رَجَعْنَا مِنَ الجِهَادِ الاصغر الی الجهاد الاکبر۔ اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ فقط دعویٰ اسلام سے میں قیامت میں کامیاب ہونگا تو جو خدا زمین سے مُردہ لاشوں کو نکالیگا وہ دلوں کی باتوں یعنی محبت و عدم محبت کو نہیں ظاہر کریگا؟ یقیناً قیامت کو قلبی کیفیات و جذبات ظاہر ہوں گے۔ اس کے ذریعہ اور انداز

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ القارعۃ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣

وہ کھڑکھڑانے والی چیز! کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز! آپ کو خبر ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز!

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَ

جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ، اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ

پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ، پھر جس کسی کا پلہ

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَ

بھاری نکلے گا وہ خاطر خواہ آسائش میں ہوگا ، اور

اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ

جس کسی کا پلہ ہلکا نکلے گا ، اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا ، اور آپ

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

کو کچھ خبر ہے کہ وہ ہے کیا چیز؟ وہ آگ ہے دہکتی ہوئی۔

سے ہی جزا و سزا، قرب و بُعد ملیگا۔ لہٰذا اے انسان اعمال میں اپنے دل پر نظر رکھ ایسا نہ ہو کہ ظاہر کے فریب میں گرفتار ہو کر خسارہ میں رہ جاوے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات

سورۃ القارعہ

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۳	۱۰۱	نقشۂ قیامت	چارنبوی	مکہ	۱۱	۳۰

تشریح:۔ سورت گذشتہ میں نتائج اعمال کا وقت بتا دیا تھا۔ اور جس وقت قلبی کیفیت ظاہر ہوگی تو وہی قیامت ہے۔ اس سورت میں بتایا جاتا ہے کہ وہ وقت کتنا ہولناک ہوگا۔ اس کا نقشہ مختصراً پیش کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا جس آدمی کے جذبات و کیفیاتِ قلبی اتنے مضبوط ہوں۔ کہ یہ ہولناک دن بھی اس پر اثر نہ کر سکے۔ تو وہ بھاری اور مضبوط ارادے والے افراد جنّت میں جائیں گے۔ اور جن کے خیالات و افکار حق کی بابت کمزور ہوں۔ یقین کا درجہ حاصل نہ کر سکے ہوں مذبذبین بَیْنَ ذٰلِکَ ہوں تو اس ہولناک دن میں ایسے افراد بے یقینی کے جہنّم میں داخل ہوں گے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ التکاثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا

فخر کرنا تمہیں غافل کئے رہتا ہے، تا آنکہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو، ہاں ہاں

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا

تمہیں عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے، ہاں ہاں پھر تمہیں عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے، ہاں اور ہاں

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ

کاش تم یقینی طور پر جان لیتے! تم یقیناً دوزخ کو دیکھ کر رہو گے، پھر

لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ

یقیناً تم لوگ اُسے ایسا دیکھنا دیکھو گے جو خود یقین ہے، پھر اُس روز تم سے (ہر) نعمت کی

	عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨	
	پوچھ ہو گی	

سورۃ التکاثر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۴	۱۰۲	مال و دولت کی خواہش	چار نبوی	مکہ معظمہ	۸	۳۰

انسان کو اصل مقصد سے
غافل کر دیتی ہے۔

تشریح :۔ گذشتہ سورت میں بتایا تھا کہ قیامت کے ہولناک دن میں انسان اپنے کمزور و مضبوط اعمال کے نتائج کو ضرور حاصل کرے گا۔ اس سورت میں اعمال کے بے وزن ہونے کا سبب بتایا جاتا ہے کہ انسان مال و دولت کی کثرت میں لگ کر غفلت اور جہالت کے دبیز پردوں کی وجہ سے اصل مقصد حیات سے جو کہ نجات آخرت ہے محروم رہ جاتا ہے۔ مہلت کے وقت یعنی تا مرگ اسی شغل و بدحواسی میں گرفتار رہتا ہے۔ مقصد پیدائش پر غور و فکر نہیں کرتا۔ حالانکہ ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہیئے کیونکہ اصل حقیقت ضرور ظاہر ہوگی۔ ہم پھر مقرر تاکید کرتے ہیں کہ اصل حقیقت بہت جلد مرنے پر ظاہر ہو جائے گی۔ دیکھو! اگر تم دنیا میں عقل و نقل سے کام لیتے تو استدلالی طور تمہیں انجام کار ضرور یقین کی آنکھوں سے نظر آتا اور دیکھو! قیامت میں تم انجام غفلت یعنی جہنم کو اپنے مشاہدہ کی آنکھوں سے بھی دیکھ لو گے اور پھر نتائج بھگتنے کے لئے حق الیقین کی آنکھوں سے بھی دیکھ لو گے۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ العصر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا

قسم ہے زمانہ کی ۔ کہ انسان بڑے خسارہ میں ہے ۔ مگر وہ لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا

نہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو نیا تلقین

بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کرتے رہے حق کی ۔ اور ایک دوسرے کو نیا تلقین کرتے رہے پابندی کی ۔

سورۃ العصر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۱	۱۰۳	افراد و اقوام کی ترقی و تنزل کا اصول	چار نبوی	مکہ معظمہ	۳	۳۰

تشریح :- العصر۔ زمانہ۔ مراد اہل زمانہ گویا انسانی تاریخ کی شہادت پیش کی جاتی ہے اگلے جملہ کے دعوی پر۔ الانسان میں الف لام جنس کے

لئے ہے یعنی انسان بحیثیت انسان جب اپنی خواہشاتِ سفلی و طبعی میلان و رجحان پر عمل پیرا ہو کر روح کے تقاضا سے بے نیاز ہو کر کوئی نصب العین۔ لائحہ عمل تعاون علی البر جہاد و ایثار و خلق سے غافل ہو تو ایسا انسان سرمایۂ زندگی و استعداد کو [illegible]

اصول، فلاح و خسران مگر جو لوگ کہ کوئی نصب العین متعین ہو (اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) اساسی نصب العین کے مطابق سعی و کوشش کریں (وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ) نیز اپنے اس مسلکِ حق کے لئے تبلیغ و اشاعت میں سرگرم ہوں (وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ) اور اس سلسلے میں ہر قسم کی جانی و مالی تکالیف برداشت کر کے بھی اپنے مقصد و عمل صالح پر تا آخر مسلسل قائم رہے (وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ) تو ایسے افراد و اقوام یقیناً اپنی زندگی میں کامیابی فائز المرام ہوں گے

نتیجہ و عبرت لہٰذا مومنِ کامل کو لازم ہے کہ خدا کی رضا عمل بالقرآن، امر بالمعروف، ایثار و قربانی کے اصول زریں پر عمل پیرا ہو کر غالب علی الاقوام بنے (وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ)

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ الہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ

کمبختی ہے پس پشت عیب جوئی کرنیوالے کیلئے اور طعنہ دینے والے کیلئے، جو مال جمع کرتا رہتا ہو اور اسے گنتا رہتا ہو

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي

وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہیگا، ہاں ہاں وہ ضرور توڑنے پھوڑنے والی آگ

الْحُطَمَةِ ۭ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ نَارُ اللّٰهِ

میں جھونکا جائے گا، اور آپ سمجھے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ ہے کیا؟ وہ اللہ کی آگ ہے

الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَي الْاَفْـِٕدَةِ ۭ اِنَّهَا

اللہ کے حکم سے سلگائی ہوئی، جو دلوں تک جا پہنچے گی ، وہ آگ

عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ

اُن پر بند کر دی جائے گی، بڑے بڑے لمبے ستونوں میں

سورۃ "الھُمزہ"

ترتیب نزول	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام نزول	تعداد آیات	تعداد پارہ
۱۶	۱۰۴	بندرگان زر دُنیا پرست کے اخلاق و انجام	چارنبوی	مکہ معظمہ	۹	۳۰

تشریح:۔ اَلْھُمَزَہ۔ غائبانہ عیب جُو اللُّمَزَہ۔ رُوبرُو طعنہ زن "اَلْحُطَمَہ" توڑنے پھوڑنے والی چیز۔ مُراد جہنم کی آگ ہے۔

شخصی وانفرادی تباہی کے صفات حُبِّ جاہ ومال

ہر وہ شخص جمال وعزت کے عشق میں اپنے نفس کو بداخلاقی میں آلودہ کرکے ہر با اصول و مہذّب انسان کی عیب جوئی وطعنہ زنی کرتا رہا اور مال سمیٹنے میں سرگرداں پھرتا رہا اور اپنی زندگی کا مقصد صرف جمع مال جائز وناجائز طریقہ سے رکھا۔ ایسے شخص نے اپنی انسانیت کو تباہ کردیا۔ ایسا شخص بے اطمینانی ونامرادی کے دائمی جہنم میں داخل ہوگا۔ اور خداوندِ قہار کی ناراضگی کی آگ اُس کے دل سے بھڑک اُٹھے گی۔

عبرت:۔ لہٰذا مومن کو چاہیئے کہ جاہ ومال کی بے جا محبت عیب جوئی و تکبّر سے پرہیز رکھے تاکہ جہنّم سے بچے۔

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۃ الفیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا ۔ کیا

یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ

ہم نے اُن کا داؤں بالکل اُلٹ نہیں دیا ؟ اور اُن پر جھنڈ کے جھنڈ

طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝

پرندے بھیجے ، وہ اُن پر کنکری کی کنکریاں پھینکتے تھے

فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝

سو اللہ نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ۔

سورۃ الفیل

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۵	۱۰۵	مادہ پرست اقوام کا انجام	ایامِ نبوی	مکہ معظمہ	۵	۳۰

ترتیب مضامین

تشریح :- کید کے معنی ہیں تدبیر ۔ "تضلیل" باطل کرنا الٹ دینا ۔ "ابابیل" جمع آیا ہے جس کا واحد اور تشدید الباء جماعات وسن الغابر سورۃ المعصر میں تاریخی شہادت کی دلیل سے اصحاب فیل کے ساتھ ہیں سے اقوام کے حق سے انکار

اور تکبر عن الحق بتایا گیا تھا۔ سورۂ فیل میں لفظ ابابیل کے اسباب بیان ہوئے تھے۔ اس سورت میں اجتماعی قوتوں کے اسباب [illegible] سے ثابت کیا جاتا ہے۔ مختصر قصہ یہ ہے کہ روم کی عیسائی حکومت حجاز پر بھی اپنا قبضہ کرنا چاہتی تھی کہ اتفاقی طور پر یمن کے عیسائی گورنر ابرہا کی کسی عرب نے آگ لگا کر اس کی بے حرمتی کر کے جلا دیا۔ اس پر ابرہہ حاکم یمن نے جو کہ حبشہ کی سلطنت کا نائب تھا روم کے حاکم کے اشارہ پر مکہ پر چڑھائی کی ——— بہانہ اپنے گرجا کی توہین کا بنا دیا۔ مقصد تھا قریش کا کچلنا۔ کیونکہ جب یہ قوم قریش اپنی عبادت گاہ کے احترام کے لئے لڑے گی اور ضرور لڑے گی تو تباہ کر دی جائے گی اور حجاز پر قبضہ مکمل کر دیا جائے گا۔ جب [illegible] ایک مقام پر پہنچا تو عبدالمطلب اور دیگر اشراف مکہ [illegible] کعبہ کی نیت کر کے آیا ہوں۔ پس اگر کوئی مزاحم ہوگا تو [illegible] عبدالمطلب نے سرداران قریش کے مشورہ کے جواب دیا کہ ہم کعبہ کے چاروں طرف [illegible] جس کا گھر ہے وہ خود بچائے گا کیونکہ ہم میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ الغرض جب فوج ابرہہ وادی محسر میں پہنچی تو خدائی لشکر [illegible] کی طرف سے آئے اور چونچوں و پنجوں میں کنکریاں لے کر فوج ابرہہ پر برسائیں جس سے فوج کے کچھ ہاتھی و افراد ہلاک ہوئے۔ کچھ بھاگ رہے تھے راستوں پر کنکریوں کی وجہ سے چھیپک نکلے۔ بہرحال باطل فوج اپنی طاقت و غرور کے گھمنڈ میں مرکز حق کے گرانے کے لئے اور مطلع حق [illegible] کو قتح کرنے کے لئے نکلی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل حق اور مرکز حق کو تائید ایزدی سے قوت و استحکام حاصل ہوا اور باطل اور مغرور قوم جو کہ اقتدار کے نشہ میں سرمست تھی حق کے مقابلہ میں تباہ ہوئی۔ یہ ہے تفسیر والعصر ان الانسان لفی خسر۔

سورۃ قُرَیْشٍ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ

سورۃ قریش مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝ اٖلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ

قریش کو خوگر ہونے کی بناء پر، اپنے جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہونے کی بناء پر

وَالصَّیْفِ ۝ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ۝ الَّذِیْٓ

چاہیئے تھا کہ اس خانہ (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں، جس نے

اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

اُن کو بھوک میں کھانے کو دیا، اور انہیں خوف سے امن دیا

سورۂ قریش

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۷	۱۰۶	مذہب پیشہ افراد کے فرائض	نبوی چار رحم	مکہ معظمہ	۴	۳۰

تشریح:- ایلاف، کسی چیز سے اُلفت پکڑنا۔ جیسا کہ سورۂ فیل میں بیان ہوا ہے کہ ابرہہ گورنر حبشہ و یمن رومی حکومت کا مقصد قریش و حجاز کو مسخر کرنا تھا لیکن تائید غیبی سے معاملہ اُلٹ کر واقعۂ فیل قریش کے عزت و احترام کا ذریعہ بنا۔ تمام اطراف میں خصوصاً شام میں جو عیسائی رومی حکومت کے زیر اثر تھے اور یمن میں جو حبشہ کے عیسائی حکومت کا گورنر تھا، عزت و احترام پیدا ہوا

لہٰذا قریش خوب بے خوفی و اطمینان سے گرمیوں میں شام کی طرف اور سردیوں میں یمن کی طرف تجارتی قافلے لے جاکر خوب نفع کماتے تھے اور یہ بدامنی کی جگہ امن اور ٹیکسوں سے معافی اور شام و روم کے تجارتی منافع شمالی سفر سے اور یمن و ہند کے تجارتی منافع جنوبی سفر سے حاصل کرتے تھے اور یہ اس لئے کہ بانیٔ کعبۃ اللہ ابراہیم خلیل اللہ کی تعمیر کعبہ کے وقت جو نظریہ تھا بیت اللہ سے (کہ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ الخ) خداوند کریم نے اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے بیت اللہ کو دشمن کی دستبرد سے بچایا۔ تاکہ وہ امام موعود (وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ آئے جو عالم کے لئے اس بیت اللہ کو مرکز بنادے۔ لہٰذا اگر قریش خوف خدا و آخرت کے لئے نہ سہی تو اس دنیاوی مقصد امن و رزق کے لئے بھی اس گھر کے رب کی عبادت جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں اختیار کرے۔ چونکہ قریش کو رزق و امن مرکز بیت اللہ کی وجہ سے مل رہا ہے۔ اگر یہ اس مرکز کے امام کی مخالفت کریں گے تو یہ دنیاوی عیش یقیناً ان سے چھن جائے گا۔ ان شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَاِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ لازد عداوت قریش نے (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی) اُن کی حکومت و عزت کو ختم کر دیا۔

عبرت

لہٰذا اب اگر علمائے کرام و پیران عظام اپنے آرام و عزت و باوقار رزق کے خواہشمند ہوں تو قرآن و سنت کے مبلغ بن کر ان نعمتوں کو دوام دیں۔ ورنہ ذلت و فقر یہودانہ کے لئے تیار رہیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ الماعون مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ

بھلا تو نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے، سو وہ وہ شخص جو

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کے کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کیلئے، جو اپنی نماز کو بھلا

سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ

بیٹھتے ہیں (اور) جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں اور حقیر چیزوں تک کو

الْمَاعُوْنَ ۝

روکے رہتے ہیں

سورۃ ماعون

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۳	۱۰۷	مذہب کے رنگ میں دنیا پرست کی صفات و علامات	آغاز نبوی	مکہ معظمہ	۷	۳۰

تشریح :۔ "الماعون" وہ چیزیں ہیں جو خود استعمال کے بعد کسی اور پڑوسی کے کام میں آئے اور پھر بھی ضائع نہ ہو مثلاً دیگچی۔ چمچہ۔ کلہاڑی وغیرہ۔ اور جزا یعنی زندگی بعد موت درحقیقت نام ہے اُس دن کا جس دن انسان کو اس دُنیاوی زندگی کے اعمالِ نیک و بد کا پُورا پُورا بدلہ ملے۔ کیونکہ دنیاوی زندگی میں عمل کا پورا بدلہ ملنا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا مذہبی آدمی یعنی آخرت کا ماننے والا بلا دنیاوی غرض یتیم، مسکین، محتاج کی خدمت کر کے آخرت میں اپنے لئے سرمایہ جمع کرے گا۔ جو شخص یتیم، مسکین کو نہ خود کھلائے اور نہ دوسروں کو ترغیب دے تو گویا یہ شخص روزِ جزا کا منکر ہے اگرچہ زبانی دعویٰ کرتا ہے اور اسی طرح نماز خُدا کے تقرب، خلق سے محبت، میل جول کا ذریعہ ہے۔ جو شخص تعاون علی البر کے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کر کے بُخل سے کام لے اور پڑوسی و محتاج کو استعمال کی وہ چیزیں بھی نہ دے جس کے استعمال سے ان کو کوئی نقصان بھی نہیں اور کل یہ شخص بھی اس پڑوسی کی چیز استعمال کر سکیگا۔ لہٰذا ایسا شخص اگر نماز ظاہری پڑھ بھی لے تو درحقیقت یہ نمازی نہیں ہے بلکہ دینی ریاکار ہے۔ اور سورۃ العصر میں خسران مذکور کا مصداق یہ نمازی و دعویٰ دارِ دین بھی ہوا تو خسران سے بچنے کے لئے ایمان و عملِ صالح خلوص کے ساتھ کی جائے تب نتیجہ خیز ہوگا یعنی مقبول ہوگا۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ الکوثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے، سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

یقیناً بے نام و نشان رہے جو کہ آپ کا دشمن ہی رہے گا

سورۃ الکوثر

نمبر سلسلہ ترتیب مصحف	سورت موضوع	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۷	۱۰۸	تباہیٔ دشمن	پانچ نبوی	مکہ مکرمہ	۳	۳۰

تشریح :- "ابتر" دُم بریدہ انقطاعِ نسل۔ "الکوثر" خیرِ کثیر۔ مراد قرآن مجید۔ چونکہ قرآن شریف اللہ کریم کی سب سے بڑی نعمت، دُنیا و

آخرت میں ہے لہٰذا جو افراد و اقوام دشمن کے مقابلہ میں اپنی کامیابی و عزت چاہے وہ صاحب کلام یعنی اللہ سے رابطہ قائم کرکے اُس کے کلام کی اشاعت میں سرگرم عمل ہو۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ اور اس تعلق مع اللہ و نشر و اشاعتِ قرآن میں ہر قسم کی قربانی کرے "وَالنَّحر" لہٰذا غالب و دائم خدا کی ذات و صفات سے تعلق کی وجہ سے یہ شخص یا قوم بھی غالب و دائم رہے گی اور ان کا مخالف ختم ہوگا۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ (حدیث) "اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ"۔ نزولِ سورت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قوی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنِ تنہا بے سروسامانی کی حالت میں تھے لیکن تعلق مع اللہ اور قرآن مجید کی نشر و اشاعت و قربانی نے آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ختم کر دیئے۔ اور حضور صلعم کا نام اور مشن قیامت تک قائم و دائم ہے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۃ الکافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے، کہ اے کافرو! نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو، اور نہ میں (آئندہ) تمہارے معبودوں

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝

کی پرستش کرنے والا ہوں، اور نہ تم ہی (آئندہ) میرے معبود کی پرستش کرنے والے ہو

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

تمہیں تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھے میرا بدلہ

سُورۃ الکافِرُون

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۷۱	۱۰۹	چونکہ دینِ حق کی مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ	مکہ		۶	۳۰

لہٰذا مخالفین سے اتحاد ناممکن ہے

تشریح:۔ جبکہ سورۂ کوثر میں غلبہ دین کے اصول بتا دیئے گئے۔ لہٰذا اب دین کے مخالفین سے کامل انقطاع غلبۂ دین کے ظہور کے لئے لازم ہے۔ چونکہ خدا کی نصرت اہلِ حق کے ساتھ ہوتی ہے تو جب تک اہلِ حق اہلِ باطل سے بالکلیہ جدا نہ ہو، نصرتِ الٰہی کا ظہور وجود میں نہیں آتا۔ اس لئے حکم ہوا کہ قُل یا ایھا الکافِرون الخ کہ جب قد تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الغَیِّ کی فضا قائم ہو۔ لہٰذا ہمارا تمہارا اتحاد اے کافرو! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناممکن ہے۔ اب تمہارے کچلنے کے لئے ہر گروہ تیار ہے۔ جب اہلِ حق یہ مظاہرہ کریں گے تو نصرتِ الٰہی قریب ہوگی۔ اَلَآ اِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیبٌ مِّنَ المُحسِنِین۔ اگلے سورۃ النصر اسی غلبۂ حق کا اعلان ہے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ النصر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے ، اور آپ لوگوں کو اللہ

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

کے دین میں جوق جوق داخل ہوتے دیکھ لیں ، تو آپ اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

تسبیح و تحمید کیجئے ، اور اس سے استغفار کیجئے ، بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔

سُورۃ النّصر

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۱۶	۱۱۰	نبوی مشن کے غلبے کا اعلان فتح مکہ	آٹھ ہجری بعد	مدینہ منورہ	۳	۳۰

تشریح: جبکہ ربِّ عزیز کی طرف سے عرب میں غلبۂ اسلام مکمل ہوا اور قرآنی قانون نافذ ہوا اور لوگ جوق در جوق دینِ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اے مبلغِ اعظم! آپ کا مشن تبلیغی پورا ہوا۔ لہٰذا فرضِ منصب کے بعد اب اصل مقصد پیدائشِ انسانی کی طرف متوجہ ہو جائیں جو کہ خدا کے ساتھ قریبی رابطہ ہے اور وہ اس طرح کہ رب کی صفات سے متصف ہو کر رب کی خوبیاں عملاً اپنے وجود میں پیدا کریں۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ کا یہی معنیٰ ہے اور اللہ کے رنگ میں رنگ جائیں۔ وَاسْتَغْفِرْهُ کا یہی معنیٰ ہے کہ رحمتِ الٰہی کے انوار میں مستغرق ہو جائیے۔ اس کے انوار و تجلّیات کی انتہا نہیں وہ بڑا فضل و کرم کا مالک ہے اُس کے قُرب کے مقامات لامحدود ہیں۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۃ اللھب مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ

دو ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا

وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ

اور نہ اس کی کمائی ہی، ایک شعلہ زن (سخت) آگ میں پڑے گا وہ بھی، اور اس کی بیوی بھی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

لکڑیاں لاد کر لانے والی، اس کی گردن میں ایک رسی (پڑی) ہو گی جو بٹی ہوئی

سُورۃِ لہب

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت نزول	مقام	تعداد آیات	پارہ
۲۴	۱۱۱	نظام باطل کی شکست کا اعلان	چوتھا دور نبوی	مکہ معظمہ	۵	۳۰

تشریح :۔ سورۃ النصر میں فتح اسلام کا اعلان تھا لیکن فتح وہ یقینی اور حقیقی ہوتی ہے جو لوگوں کے معاملات یعنی۔ شادی۔ اجتماعی۔ انفرادی۔ تمام سرگرمیوں میں شامل ہو یعنی نیکی قومی رسم و رواج بن جائے جس کو آج کل تہذیب و ثقافت کہا جاتا ہے۔ اسی مضمون کو قرآن نے ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

وَحَیَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔ یعنی جب کسی فرد یا قوم کے دل و دماغ، غم و شادی معاملات انفرادی و اجتماعی ردی۔ مادّی۔ سب میں رضائے الٰہی و حکم الٰہی مدنظر و جاری و ساری ہو۔ وہ قوم باطل سے کبھی شکست نہیں کھا سکتی۔ بخلاف مادّی و ظاہری قول و عمل و سائل فتح و شکست کے۔ یہ سب عارضی ہیں چنانچہ اللہ کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سخت وقت میں یعنی ابتدائے اعلان اسلام کے وقت جو ظاہری مادّی طور پر کسی کامیابی کا امکان نظر نہیں آرہا تھا خوشخبری سنا رہا ہے اشارتاً۔ کہ یہ تمہاری قوم جو تمہارے اصلاحی پروگرام سے برافروختہ ہو کر تم کو گالی دے رہی ہے اُن کا ذہن و قلب، ان کا اعمال و رواج۔ معاشرت و معاملات جسے ابی لہب کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ لفظی و حقیقی معنیٰ کے ساتھ ابولہب اور اس کی بیوی ہلاک و تباہ ہوئے۔ اسی طرح اشارتاً پیشگوئی اس کے مذہب و تہذیب کی تباہی کی بھی کردی۔ عورت عموماً رسم و رواج کی حامل ہوتی ہے قوموں میں۔ لہٰذا ان دونوں کے اجساد کی تباہی کے ساتھ ان کی مذہب و تہذیب بھی عنقریب شکست کھا کر اسلامی عقائد و اعمال و اخلاق کو قبول کرلے گی۔ چونکہ باطل نظام کے لئے بنیادی نقطہ مال و افراد ہوتا ہے وہ کسی اخلاقی و روحانی قوت کو نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن نے یہاں یہ صفات بتادیں کہ یہ مال و اولاد یہ عزت و شرف اسلامی نظام کے سیلاب کے مقابلے میں کچھ کام نہ دیں گی۔ نیز نظام باطل کے معاونین اور اُن کے حربے جسے امرأۃ ابی لھب و پروپیگنڈہ اضواء ابی لھب وحمالۃ الحطب سے تعبیر کیا گیا۔ جیسا کہ حقیقی معنیٰ میں بھی بیوی ابی لہب تباہ ہوئی۔ یہ مذہب بھی۔ رواج اخلاقیات و معاشرت وغیرہ تب مضبوط بنیاد پر قائم ہوں گے جبکہ دل و دماغ یعنی عقیدہ صحیح نقطۂ توحید باری پر قائم ہوجائے۔ لہٰذا آگے سورۂ اخلاص میں توحید کو پیش کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۃ الاخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کے کوئی اولاد ہے

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

سورۂ اخلاص

نمبر سلسلہ	ترتیب مصحف	موضوع سورت	وقت	مقام	تعداد آیات	پارہ
۵۲	۱۱۲	توحید باری تعالیٰ	پانچ نبوی	مکہ معظمہ	۴	۳۰

تشریح اے مبلغ اعظم مرکز حق یعنی ذات باری تعالیٰ کی بابت پوچھنے والوں کو کہہ دو کہ وہ ذات هُوَ اللہ ہے۔ جو کہ یکتا احد ہے۔ اور سب سے بے نیاز صمد اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ نہ اُس کے بچے یعنی اجزاء لم یلد ہیں اور نہ وہ کسی کا بچہ یعنی جزء ہے۔ نہ کوئی کسی حیثیت سے اس کے برابر ہے لم یولد لم یکن لہ کفوا احد ہر حیثیت سے منفرد ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۃ الفلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں، تمام مخلوقات کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کے شر سے جب رات آجائے، اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے

فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرنے لگے

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۃ الناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ

آپ کہیے کہ میں انسانوں کے پروردگار کی، انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں

سورۃ الفلق اور سورۃ والناس

ترتیب مصحف - ۱۱۳-۱۱۴

موضوع - نعمت قرآن و توحید کی حفاظت میں مادّی و دُنیاوی مضرات سے خدا کی پناہ میں آنا - یعنی مومن کے ظاہری و باطنی امراض کی اصلاح -

وقت نزول بعد ہجرت -

مقام :- مدینہ منورہ

تشریح :- سورۃ اخلاص پر قرآنی تعلیم کی تکمیل ہوگئی - لہٰذا اس نورِ معرفت کے بجھ جانے سے جو اندھیاں انسانی قلب پر واقع ہونا ممکن ہو سکتا ہے - رحمتِ الٰہی اُس کی نشاندہی ہم کو کرا رہی ہے - توجہ الی اللہ سے غافل کرنے والی مادّی اشیاء چند ہیں جو سورۂ فلق میں بیان ہو رہی ہیں -

موضوع سورۃ الفلق :- اوّل عمومی مخلوقات پر نظر - یعنی انسان اسباب میں اتنا مشغول ہو جائے کہ مسبب الاسباب تک نظر نہ پہنچ سکے - اور یہ خیال ذہن نشین ہو جائے کہ بس میری ضروریات تو ان اسبابِ ظاہری، مادّی سے ہی پوری ہوں گی جیسا کہ آجکل پورے عالم کفر و یورپ کی اقوام نے کلیتہً و اکثر مسلمانوں نے ان کی تقلید میں غالباً سمجھ لیا ہے - اسی سے اللہ کریم نے تعبیر کیا ہے (مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) دوسرا سبب نورِ ہدایت کے بعد غفلت بے عملی و

النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ

کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، پیچھے ہٹ جانے والے وسوسے ڈالنے والے (شیطان) کے شر سے، (وہی ہے)

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ

لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

جنات میں سے ہو، یا انسانوں میں سے

نافرمانی کی سیاہ اندھیری چھا جانے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اُس سے قرآن نے تعبیر کیا ہے (وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ) حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر کہا۔ ھٰذَا غَاسِقٌ۔ نورِ ہدایت کو حدیث ہذا میں چاند کی روشنی سے تعبیر کیا۔ اور اس کے ڈوب جانے (اِذَا وَقَبَ) کو اندھیرا چھا جانے سے تعبیر کیا۔ تیسرا سبب افراد و اقوام کے صراطِ مستقیم پر آجانے کے بعد پروپیگنڈہ، ترغیب و تحریص، ترہیب کے ہتھیاروں سے مخالفینِ حق اہلِ ہدایت کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس آفت سے بچانے کے لئے قرآن مجید نے ان الفاظ کے ساتھ آگاہ کیا۔ (وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ) چوتھا سبب۔ صاحبِ نعمت کے ساتھ ہمیشہ محرومِ القسمت افراد حسد کرتے ہیں۔ مثل ہے ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھ کو بھی لے ڈوبیں گے۔ اسی آفت سے بچنے کے لئے قرآن مجید نے بیان کیا ہے (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

اِذَا حَسَدَ۔

خلاصہ:۔ یعنی قاری قرآن کی دُعا ہے کہ اے وُہ رب جس کے لئے قدرت ہے کہ رات کی تاریکی پھاڑ کر اُس سے نورِ صبح پیدا کر رہا ہے۔ میرا یہ دعا اور یہ عرض ہے کہ میرے قرآن سے منوّر دل کو توجہ الی الخلق کے حجاب سے اور نورِ ہدائیت کے بعد گمراہی کے حجاب سے اور ترغیب و ترہیب و تزئین و تسویل کے حجاب اور حاسدوں کی شرارت کی آفت سے اپنی ذات و صفات و افعال کی طرف توجہ کے حصار میں پناہ دے دیجئے۔

النّاس:۔ جیسا کہ سورہ الفلق کی تفسیر میں بتا دیا گیا کہ حجاباتِ نور دو قسم کے ہیں۔ مادّی و نفسانی۔ سورہ الفلق میں مادّی حجابات کا ذکر ہوا

موضوع النّاس:۔ اب سورہ النّاس میں باطنی و قلبی بیماریوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ قاعدہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات کی تکمیل میں غیر پر نظر ڈالتا ہے۔ جہاں سے اس کو ضروریاتِ زندگی ملتی ہوں اُس کی خوشنودی کے لئے کبھی کبھی اپنے نظریہ و عقیدہ کو بھی خیر باد کہتا ہے۔ جب کسی شخص یا قوم کو یہ وادیٔ ہلاکت پیش ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ لہٰذا رب کریم نے انسان کو آگاہ کیا کہ اے غافل انسان میں ہی مربّی عالم کُل مخلوقات کا اور تمہارا ہوں۔ کسی اور کے لئے یہ مقام نہیں ہے۔ اسی سے تعبیر کیا گیا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النّاس۔

دُوسری صورت یہ ہے کہ انسان اپنے بچاؤ و حفاظت کے لئے کسی غالب شخص پر نظر رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اگر اس شخص کو راضی

نہ کروں تو میرا قیام و وجود خطرے میں ہے۔ لہٰذا اس شخص کے حکم کو خدائی حکم پر مقدم کر کے تباہی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ اس خطرہ سے بچانے کے لئے فرمایا۔ مَلِكِ النَّاس۔

تیسری صورت انسان عموماً مرغوب اور دل پسند چیزوں پر فریفتہ ہو کر اُس کی محبت میں سرگردان رہ کر، اُس چیز کا عاشق و طالب بن کر اللہ تعالیٰ سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے کہا گیا کہ اِلٰهِ النَّاس اب یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ تینوں خطرے انسانی ذہن و قلب میں کس راستے سے آتے ہیں۔ اور کون پیش کرنے والا ہے۔ لہٰذا بتا دیا کہ یہ ڈاکو وسوسہ قلبی کی صورت میں انسان پر حملہ آور ہوتا ہے اور بہ لباس جنّی یعنی شیطانِ حقیقی و انسانی یعنی رفیق و خیر خواہ انسان کی صورت میں انسانی ایمان پر ڈاکہ زن ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو تعبیر بدیں الفاظ کیا گیا۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس۔

ختم شد

المرقوم ۲ ۸/۱۹۶۷

تبصرہ

از:- حبیب الرحمٰن مفسر تفسیر حبیبی و تشریح بخاری دار التصنیف رستم مران

الحمدللہ کہ مجھ جیسے ان باریک مضامین سے ایک حد تک ناواقف انسان کو اس مسودہ کے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانائے محترم کا خطاب عوام سے نہیں ہے آپ تقریباً تفاسیر اور احادیث سے فارغ شدہ اصحاب کو قرآن کی سورتوں اور آیتوں کے روابط اور مخفی نکات سمجھا رہے ہیں۔ آپ چونکہ صوفیانہ علم و عمل کے منتہی عالم ہیں اس لئے آپ اس مشرب سے واقف حضرات کو اس جسمانی عالم سے ورائے عالم بالا میں لے جانا چاہتے ہیں اور اس تاریک دنیا سے جس نے ہمیں غافل کیا ہے نورانی مخفی عالم کی سیاحت کرانا آپ کے ارشادات کا مقصد ہے۔ اس لئے آپ اولاً سورۃ سے واقف ہو کر ان پُر از معلومات ارشادات کا مطالعہ کریں تو فائدہ ہوگا۔

خادمِ قرآن

حبیب الرحمٰن